مدارِ عالم

حق اللہ

[illegible]

مرتبہ پیرزادہ الحاج سید ظہیر المنعم عرف بن میاں مداری مہتمم
آستانۂ عالیہ سید بدیع الدین قطب المدار مکنپور شریف ضلع کانپور

۶۸۶

لطیف
از تالیف

اخی محترم پیرزادہ حضرت سید ظہیر المنعم جن میاں مدظلہ العالی مہتمم آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف حضرت محترم کا ایک اور رسالہ مراۃ الانوار فی مناقب المدار کے نام سے شائع ہو چکا ہے لہٰذا درخواست پر یہ دوسرا رسالہ مدار عالم کے نام سے تالیف فرمایا اس قسم کی کتابیں شائع ہونے کی کسقدر ضرورت ہے روحانی تعلیم کو جب اوراق پارینہ سمجھ کر نہ صرف نظر انداز کرنے کی کوشش کی جاری ہو بلکہ اسکو افسردہ قرار دے کر اسکا مذاق اڑایا جا رہا ہو جب کسی روحانی غنیمت پر دل وجان سے قربان ہونے والوں کو تکفیر کا تیر بنایا جا رہا ہو اور جہاں بزرگان دین سے بے پناہ حسن عقیدت رکھنے کو قوت ارادی کی کمزوری تصور کیا جا رہا ہو وہاں مادیت کے اس ناقص دور میں اس گلدستۂ مداریت کے سجانے کو تجلیات مدار کی پر نور کرنوں سے مادہ پرستی اس پر آشوب دور کی تاریک راہوں کو جگمگانے کی ضرورت ہے

نہیں ہوں لائق آرائش چمن لیکن ؛ مری نظر میں بہاروں کا احترام تو ہے

بار ششم ۱۰۰۰ ایک ہزار

سید نور الاظہار جعفری مداری

ناشران

سید ضیاء الانوار جعفری مداری مکن پور شریف ضلع کانپور

۷۸۶

دیباچہ

اس مختصر سی کتاب کو اول بار چھپے ہوئے دس سال گذر چکے اور اس مدت میں کسی کی توجہ نے اسے حسن قبول کے آغوش میں دیا۔ کتاب چھپی اور جب سے ابتک بار بار چھپی یہانتک کہ نوبت اب چھٹی بار چھپنے کی آگئی۔ غلطیاں خامیاں لغزشیں لازمۂ بشریت ہیں۔ بہر نوع اس بار کتاب پر شروع سے آخر تک نظر ثانی کرکے جا بجا ترمیم کر دی گئی ہے۔ کہیں کچھ حذف کہیں کچھ اضافہ کہیں اور ردو بدل کرکے درست کر دیا گیا ہے۔

سید ظہیر المنعم نیر جعفری المداری
مہتمم خانقاہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف

حرفِ اوّل

ہمارے وطن عزیز ہندوستان میں خاص طور پر بعض علمی اداروں اور کتب خانوں نے اپنے مخصوص انداز فکر کے تحت بہت سے بزرگوں کے حالات مختلف کتب کے ذریعہ عوام تک پہونچانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے ساتھ ہی بہت سے ایسے جلیل القدر بزرگوں کو اپنے صفحات میں جگہ بھی نہیں دی ہے جنکی عظیم خدمات ہیں اور انکے وابستگان بھی بھاری تعداد میں موجود ہیں۔ ان بزرگوں کے حالات سے روشناسی کا سلسلہ قریب گذشتہ کئی برسوں سے منقطع ہو چکا ہے۔

اس سلسلے میں ایک عظیم بزرگ حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کو مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے جنکو گذشتہ برسوں سے مسلسل صرف نظر کیا جا رہا ہے۔ اگر اہل سلسلہ کی تصانیف اور بعض کی بچی کچی کتب و تواریخ میں ان کا تھوڑا یا محدود تذکرہ نہیں ملتا تو شاید آج ہم اور آئندہ آنے والی ہماری نسلیں اپنے عظیم محسن بزرگ حضرت زندہ شاہ مدار کے حالات واقعات اور تعلیمات و کرامات سے قطعی طور پر نا آشنا ہوتیں جن کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں دیگر اقوام کے بیشمار افراد کلمۂ الحق پڑھ کر داخل اسلام ہوئے اور ان میں سے بہت سے لوگوں نے دین متین کی تبلیغ و اشاعت میں اپنا عمر بھی گذار دیں۔ اسی خیال کے تحت یہ کتاب مدار عالم کے نام سے وجود میں آئی۔ جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

طلوع آفتاب ولایت

انا شمس الافلاک

یہ الہامی جملہ اب سے تقریباً چھ سو برس پہلے سرکار قطب المدارؒ کی زبانِ کرامت نشان سے نکل کر سپہر ولایت پر چمکا آج بھی جسکی روشنی ضیاء بخش چشم بصیرت ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت پیر کے دن بوقت صبح صادق یکم شوال سنہ ۲۴۲ھ کو شہر حلب میں ہوئی۔ نسبی اعتبار سے آپ سید آلِ رسول ہیں۔ والد محترم کی طرف سے حسینی والدہ ماجدہ کی طرف سے حسنی

آپ نے ظاہری علوم تفسیر و حدیث و فقہ میں محقق عصر حضرت حذیفہ شامی علیہ الرحمہ سے درس لیا ہے۔ علوم شرعیہ میں آپ متبحر عالم اور وحید العصر محقق تھے۔ آپ نے چودہ سال کی عمر شریف میں اپنے والد محترم کے دست حق پرست پر سلسلۂ جعفریہ میں بیعت کی اور ان سے اجازت لیکر عازم حج بیت اللہ ہوئے۔

اثناء ... یا ہدایت غیبی آپنے بیت المقدس کیطرف سفر کیا۔
اور وہاں پہونچ کر صحن مسجد اقصیٰ میں شب ۲ ماہ رجب ۱۲۵۹ھ کو بایزید
بسطامی عرف طیفور شامی سے ملاقات کی اور اسی وقت سلسلۂ طیفوریہ میں
داخل ہوگئے۔ اور ان سے اجازت لیکر حج بیت اللہ کو معظمہ حاضر ہوئے۔
بعد فراغت حج مدینہ منورہ پہونچ کر سردار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے
مزار اقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور اسی رات کو حضرت سرورِ کائنات
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجمالِ اطہر کی زیارت سے مشرف فرمایا اور بغرض
تعلیم روحانی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمایا۔

حضرت مولائے کائنات کی روح پر فتوح نے آپ کو تمام علوم
نقلی و عقلی سے مکمل طور پر سرفراز فرمایا۔ اور بغرض تربیت روح حضرت
امام محمد مہدی آخرالزماں کے سپرد فرمایا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی
روح مبارک نے آپ کو صحوف آسمانی وکتب سماوی کی تعلیم دی جسنے عین
... ظاہری و باطنی میں صاحب کمال و مہتم بالشان اہل مجاز تھے۔

اس کے بعد آپکو بارگاہِ رسالت مآب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے حکم ملا کہ بدیع الدین تم ہندوستان جاؤ۔ ہندوستان میں ایک شہر
قنوج ہے۔ اسکے جنوب میں جنگل ہے۔ اس جنگل کے اندر ایک تالاب ہے
اس تالاب سے یا عزیز کی آواز آیا کرتی ہے۔ جب وہاں جاؤگے وہ

ختم ہو جائے گی اور یہی تمہارا حیاء یہ مونس ہوگا حکم پاتے ہی آپ ہندوستان

کی طرف تبلیغ دین کرتے ہوئے ساحل پر آکر جہاز پر سوار ہوکر بحری سفر

کرنا شروع کر دیا۔ اور آپ نے اہل جہاز کو رشد و ہدایت فرمائی۔ جسکو آپ کا

یہ عمل ناگوار ہوا۔ ابھی پانی کا نصف سفر طے نہ ہو پایا تھا کہ جہاز

غرق آب ہو گیا۔ حضرت سرکار مدار مع اپنے ساتھیوں کے تخت پر

سوار ہوکر بہنے لگے۔ ناخدائے حقیقی نے اس تخت کو ساحل نجات پہ

پہونچا دیا اور کنارے جا لگے۔

وہاں پر ایک شخص جو کافی سن رسیدہ تھے۔ آپ کو دیکھ کر سلام

کیا۔ اور اپنے ہمراہ ایک نہایت حسین خوبصورت باغ جسمیں ایک

عظیم الشان عمارت تھی۔ وہاں آپ کے جد امجد سرکار دو عالم

صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز تھے۔ اور آپ کا انتظار فرما رہے تھے۔

جیسے ہی آپ پہونچے تو چند لقمے طعام شیریں کے کھلائے یہ ملکوتی

غذا تھی۔ دستار پیرہن اور ایک نقاب مرحمت فرمائی اور ارشاد

فرمایا کہ بدیع الدین قطب المدار تم کو کھانے کی خواہش نہیں ہوگی اور

نہ تمہارا لباس پھٹے گا۔ اور نہ پرانا ہوگا۔

آپ بحکم سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم دربار خستہ اذخری میں

سے مسجود ہو گئے اور مالک کا شکر ادا کیا اس عنایت سے آپنے

سی دنیاوی چیز کی طرف رغبت فرمائی ۔ آپ یہاں سے مخلوق خدا کی
ہدایت فرماتے ہوئے ... بجرات پہونچے اور آپ جہاں بھی تشریف لے
جاتے اللہ کے بندوں کو دین کی طرف بلاتے ۔ بندگان خدا آپ کی توجہ
بابرکت سے مشرف با اسلام ہوتے

غرض تاریخ بتاتی ہے کہ ہندوستان کی کوئی جگہ یاد ... نہیں چھوڑی
جہاں آپ تشریف نہ لے گئے ہوں ۔ چودہ سو بیالیس جگہ پر آپ نے قیام
فرمایا ۔ اور ہر جگہ پر اپنا ایک نائب مقرر فرمایا ۔ ان خلفاء کے مزارات سے رشد
ہدایت کا ایک چشمہ جاری ہوا ۔ ان چشموں سے ہندوستان اور بیرون ہند
کی مخلوق آجتک سیراب ہو رہی ہے ۔ بلکہ دنیائے عالم کو آپ نے فیوض
رحمتہ اللعالمین سے استفادہ فرما کر مستفیض فرمایا ۔

آپ کی وفات ۱۳۰۸ھ کو ہوئی ۔ اس حساب سے آپکی عمر شریف
... سال ... ماہ ... یوم کی ہوئی ہے ۔ آپ کی طویل عمری کے بارے میں اکثر
محققین و مورخین الجھے ہیں اور محض قیاس کی بناء پر مختلف طریقوں سے
بیان کیا ہے ۔ لیکن محض قیاس کی بناء پر یہ سمجھ لینا کہ اتنی عمر
نہیں ہو سکتی ۔ غلط سی بات ہے ۔ صاحب بحر المعانی تحریر فرماتے ہیں
مرد قطب المدار جید باشد ۔

صاحب اخبار الاخیار تحریر فرماتے ہیں کہ پانچ جید واسطے

کے ذریعہ آپ کا سلسلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے نیز تمام سلاسل عالیہ۔ قادریہ چشتیہ۔ نقشبندیہ، سہروردیہ کے شجرات مداریہ اس دعویٰ کی دلیل محکم ہیں کہ چار، پانچ چھ واسطوں سے تمام سلاسل عالیہ کے بزرگ حضرات سرکار قطب المدار کو جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مستفیض ہوتے چلے آئے ہیں۔ اس سلسلہ میں نے اپنا رسالہ سیرۃ انور میں جو بحث کی ہے دیکھا جا سکتا ہے۔

مکنپور شریف تاریخ کی نظر میں

قصبہ مکنپور شریف کی آبادی کی بنا حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ، کے تشریف لانے کے بعد پڑی۔ تمام کاغذات سے اسکی تصدیق ہوتی ہے کہ پہلے یہ علاقہ بالکل غیر آباد تھا۔ جہاں تک تاریخی آثار ملتے ہیں وہ سرکار مدار العالمین کے تشریف لانے کے بعد کے ہیں۔ اس سے پہلے کا کوئی نشان مکنپور اور نواح مکنپور شریف میں نہیں پایا جاتا۔ کتب قدیم مکتوبات اور آثار وضوابط سبھی اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ جگہ بالکل غیر آباد تھی۔ سرکار مدار العالمین اور ان کے خلفاء باوقار کے قیام کرنے ہی سے زائرین اور عقیدت مندوں کی آمد ورفت سے یہ بستی آباد ہوئی اور مرجع خلائق بنی۔ ابتداء ہی سے اس بستی والوں نے مذہب

حکمرانوں کا خاص ربط رہا ہے اسکے دو سبب ہیں پہلا خاص سبب یہ کہ سرکار دربار اور ان کے جانشینوں سے ہر ایک کو یکساں عقیدت رہی اور ہر قسم کے فیوض و برکات پہونچتے رہے اور ہر ایک اپنی مشکلات و مہمات میں ان حضرات کو کفیل اور وکیل دعا سمجھتا رہا۔

دوسرا سبب اس جگہ کے اہم ہونے کا یہ ہے کہ یہ حضرات ہندو مسلم اتحاد و اتفاق کے مبلغ رہے۔ ان کے یہاں انسانی برادری مقصد اول رہا اس بات کی ہر زمانے میں راجاؤں اور بادشاہوں کو بھی للک رہی اسلئے اور بھی ہر ایک حکمراں فرمانروا کا خاص رجحان اس خانقاہ عالیہ کی طرف رہا کھنپور ہندو مسلم اور تمام مذاہب کا ہمیشہ مرکز رہا۔ یہاں خالص روحانی تعلیم اور اسی کا پرچار ہوتا رہا۔ حکمراں کے دل میں ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ بربنائے مذہب جو باہم قوموں میں کشمکش ہے یہ ختم ہو کر اتفاق و اتحاد کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ اسی وجہ سے کھنپور شریف کے پیرزادگان کو ہر دور میں ہر حکومت نے مدد معاش کے لئے سہولتیں پہونچائیں اور اس علاقہ کا پورا انتظام انھیں حضرات کے ہاتھوں میں رکھا۔

اس قصبہ کی تمام آراضیات ابتدا ہی سے انھیں حضرات کے قبضہ و تصرف میں رہیں جنکی تملیکیں اور تقسیم نامہ جو ہر سہ خواجگان کے درمیان وقتاً فوقتاً لکھے جاتے رہے آج بھی محفوظ ہیں۔ قصبہ کھانہ

حفاظت نیز مقدمات کے فیصلے کرنے کا حکومت کی طرف سے اختیار ملتا رہا۔ اس سلسلہ کے بھی بہت سے کاغذات ہرسہ خواجگان کی اولاد میں موجود ہیں۔ ہرسہ خواجگان رحمہم اللہ علیہم حضرت مدار العالمین کے ہمراہ تشریف لائے اور یہ حضرات سرکار مدار کے بھائی کی اولاد سے ہیں۔ مزید شرح کے ساتھ اب سپرد قلم کرنا زیادہ مناسب ہے۔

مکن پور شریف کی اہمیت

حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون، حضرت خواجہ سید ابو تراب منصور، حضرت خواجہ سید ابو الحسن طیفور رحمۃ اللہ علیہم اجمعین حقیقی بھائی تھے حضرت کے والد کا نام حضرت سید عبد اللہ تھا جو عباسیہ حکومت میں عہدے پہ سرفراز تھے۔ ان کے والد حضرت سید کبیر بن سید داؤد بن سید ابراہیم اپنے زمانے کے متبحر عالم تھے اور ان کا شمار اس وقت کے جلیل القدر محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ بیروت میں خانقاہ بدیعیہ داریہ کے جس کو سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ نے قائم و جاری فرمایا تھا۔ سجادہ نشین رہے اور وہیں درس و تدریس دیتے رہے۔

ان کے والد سید اسحاق بن سید عبد الرحمٰن بن سید نقطہ بن سید ابو سعید بن سید جعفر بن سید محمود الاعرج حضرت سید بدیع الدین عبد اللہ

کے حقیقی بھائی تھے۔ ان کے علاوہ دو بھائی اور تھے جنکی نسل عرب و عجم شام و ایران کے مختلف شہروں میں اب بھی موجود ہے۔ مرآۃ الانساب کے مورخ نے ان قبائل سے خط و کتابت کی اور ان کے شجرات حاصل کئے جس کا مجملاً ذکر کتاب مذکورہ میں آیا ہے۔

غرض یہ شجرۂ عالیہ مستند اور مسلم الثبوت کتابوں میں درج ہے۔ اور اولاد ہر سہ خواجگان کے پاس صلبی شجرات آج بھی موجود ہیں۔ حسن اتفاق ان حضرات کے اسمائے گرامی اسی ترکیب کے ساتھ مرقوم ہیں۔ مذکورہ خصوصی نسبتوں کی روشنی میں تمام حلفائے مداریہ بالاتفاق انہیں حضرات کو وارث و جانشین سلسلہ سمجھتے رہے۔ ان حضرات اور ان کی اولاد امجاد کو سلسلۂ عالیہ مداریہ کے وابستگان پر سرداری حاصل رہی اور آج بھی ہے۔

مکن پور شریف کی اہمیت

الغرض مکن پور شریف مداریہ فیوض کا وہ عظیم الشان مرکز ہے جس سے حضور قطب المدار کی شان قطبیت و محبوبیت کا دنیائے اسلام میں نشر ہوا۔ مکن پور شریف ضلع کانپور کا وہ مشہور قصبہ ہے جو غیر معروف نہیں صدیوں سے آستانۂ مدار مرجع خواص و عوام ہے۔ فلک مرتبت عظمتوں نے یہاں

حصہ ... اور روحانی فیوض و برکات سے اپنے دامن مراد کو پُر کرتے ہیں
روحانیات کے بزرگوں کی فضیلت نے ارادتمندوں کے دلوں پر ایسے گہرے
نقوش مرتسم کئے ہیں جو امتداد زمانہ سے مٹ نہیں سکتے۔

آ جھکاؤ ... یہاں دل کی ... گی
مہر سپہر مصطفےٰ دفن ہے اس مزار میں

اکابرین کالپی۔ بلگرام۔ بالنسہ، مارہرہ کی

بارگاہ حضرت مدار العالمین میں حاضری

عموماً جملہ سلاسل مطہرہ سے خصوصاً وابستگان سلسلہ عالیہ قادریہ
سے جو کالپی، بلگرام، بالنسہ، مارہرہ کے حالات ... ان کی
معلومات میں مزید اضافہ کے لئے کچھ ذکر اکابرین بزرگوں کا ملاحظہ ہوں

~~~~~~~~~~

آستانۂ پاک حضرت جمال الاولیا کوڑا جہان آبادی کی حاضری

۲۵ھ میں ہوئی یوں تو آپ سلسلہ اجملیہ مداریہ کی نسبت سے مستفیض تھے۔
لیکن غرضیکہ آستانۂ عالیہ مداریہ مکن پور شریف حاضر ہوکر سلسلۂ عالیہ کی خصوصی
~~~~~~~~~~

خصوصی نسبت مارہریہ سے بھی منسلک و مربوط ہوئے۔ دیکھئے تذکرۃ العابدین صہ۲ صہ۶ واضح ہو جمال الاولیاء وہ بزرگ ہیں جن سے تمام کالپی بلگرام مارہرہ کے بزرگ آپ ہی سے منسوب رہے۔

آستانۂ پاک پر

حضرت سید سلطان مسعود بن سید احمد کالپوی کی حاضری

حضرت سید شاہ فضل اللہ و حضرت سید العارفین لطیف اللہ عرف لدھا شاہ بلگرامی۔ شیخ محمد افضل الہ آبادی عبد الحکیم موہانی آستانہ عالیہ مارہریہ کمن پور شریف حاضر ہوتے رہے اور وہاں کے شغل و اشغال کی پاک محفلوں میں شریک ہوتے۔ نیز یہ سارے بزرگ حضرات سلاسل خمسہ کی نسبتوں سے مستفیض ہیں۔ چنانچہ شغل در فنائے حقیقت محمدیہ و دعائے سیفی وغیرہ کی اجازت سے سرفراز ہوتے رہے۔

آستانۂ پاک پر

میر غلام علی آزاد بلگرامی کی حاضری

فقیر نے زیارت مزار فائض الانوار ۱۱۴۳ھ میں کمن پور شریف پہونچا۔ وہاں ذکر پاک کی محفلوں میں جو شغل ہوتے ہیں ان میں حضرت سید مسعود صاحب ... ... شرکت کرتے دیکھا (ماثر الاکرام)

آستانۂ پاک پر

حضرت عبدالرزاق بانسوی علیہ الرحمہ کی حاضری

ایک خاص قصیدہ جس کو شاہ عبدالرزاق صاحبؒ نے ۱۱۲۰ھ میں آستانۂ عالیہ مداریہ پر حاضر ہو کر عرض کیا تھا پیش کرتا ہوں۔

قصیدہ در شان قطب المدار علیہ الرحمۃ

اے جگر گوشۂ محمد اے حبیب کردگار — اے گُلِ گلزارِ حیدر چوں امیر شہسوار
اے چراغِ دینِ احمد ہم شبستانِ بہار — عاشقِ مقصودِ مطلق محرمِ پروردگار

کُن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

قرۃ العینِ محمد اے جگر گوشۂ علی — اک نظر فرما برائے مصطفےٰ خیر النبی!
رونقِ باغِ ولایت محرمِ رازِ خفی — اے امیرِ تاج انور فیض بخشِ معنوی

کُن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

واقفِ علمِ لدنی اے شہِ قطب المدار — محرمِ سرِ حقیقت بادشاہِ نامدار
گوہرِ مقصودِ عالم مظہرِ پروردگار — ناظمِ دینِ محمد اعظمِ صد افتخار

کُن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

اے سرورِ جملہ عالم حامیٔ تاجِ ولا — مقتدائے اہلِ عرفاں واقفِ رازِ خدا
از کمن پور تا خرار او فیض بخشِ ہر گدا — ساکنانِ عالمیں کردند تو بر جان فدا

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

جانبِ ما نہ روئے عصیاں اے شہِ عالی امم
لطف کن برایں گدائے پیشِ خود دارم چو

بہر سائے آیم کوئی از نازاں شوم ہر قسمتم
میکنم فریاد ہر دم کن بدیع الدین کرم

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

بحرِ رحم بہرِ ناتواں دردمنداں را توئی!
والیِ ہر بیکساں دستِ رسانِ تو ولی!

ثانیِ ہر عاصیاں از فیضِ شاہانہ توئی
تاج بخشِ ہر گدا را گنجِ سلطانی توئی

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

من چہ گویم در حیات اے شہ روشن ضمیر
ہادیِ ہر گمرہاں عاصیاں را دستگیر

عاجزم درماندہ ام افتادہ ام جانِ اسیر
بنگر در ہر حال عاصی التجا دارد فقیر

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

من ز گویم وصفِ تو جز۔ آفریں صد آفریں
فیضِ تو جاری و ساری بر سرِ دنیا و دیں

معدنِ جود و عنایت ساکنِ عرشِ بریں
صمدیت از مرتبہ حاصل شد نورِ یقیں

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

بر سرِ عالم شہا تو فیض بار خاص و عام!
اک نظر فرما برائے مصطفیٰ خیر الانام

از ازل ہستم غلامی کوئے تو دارم مقام
آدم بسوئے خجالت دستگیری کن مدار

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

ناتوانم بیقرارم خاکسارم چشم زار
پُر گناہم شرمسارم تو روانم دل فگار

دردمندم مستمندم جان سوزِ اشکبار　　خستہ جانم دانہ دارم از فرقت اشکبار
کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

عاصی عبدالرزاق قادری ما نسب　　دور کن از لطف رحمت ایں ہمہ رنج و تعب
آمدہ درگاہِ شاہا با ہمہ مجبور ادب　　مادرانم جان خرابم من نمی دانم سبب
کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

آستانۂ پاک پہ مُلّا قاری کابلی علیہ الرحمۃ کا نذرانۂ عقیدت

شکلے کہ کمال اسم اعظم با اوست　　نقشِ آدم نگین خاتم با اوست
در ہند ظہور کرد بہ نامِ مدار　　حقا کہ مدار کارِ عالم با اوست

آستانۂ پاک پہ حضرت عالمگیر اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کا نذرانۂ عقیدت

بیا کہ اوجِ کمالات را ظہور اینجاست　　بیا کہ مرجعِ ہر قیصر و فغفور اینجاست
جنابِ اقدسِ شاہنشہِ مدار جہاں　　بپائے دیدہ بیا و ببیں کہ نور اینجاست

آستانۂ پاک پہ شہنشاہ جونپور ابراہیم شرقی کا نذرانۂ عقیدت

شہنشاہِ ابراہیم کو جو عقیدت حضرت سرکار مدار العالمین قدس سرہٗ سے
رہی وہ کچھ غیر معمولی نہ تھی جسکے لکھنے کو ایک کتاب الگ ہو، تیسری بار

جب کالپی میں قادر شاہ نے جو محمد مئی کا ناظم تھا شکست دے کر آیا تو آپ کا وصال ہوگیا تھا اور آپ کے جانشین خواجہ ارغون موجود تھے۔ یہاں پہونچ کر اس نے روضہ شریف اور متعلقہ عمارات تعمیر کرنے کا بندوبست کیا۔ تعمیرات کے علاوہ پانچسو بیگھہ آراضی آستانۂ عالیہ کے نام وقف کی اور اپنا معتمد خاص محمد نظام کو چھوڑ کر جونپور واپس آگیا۔

محمد نظام مداری کی معرفت خواجہ محمد ارغون کی سجادہ نشینی کے دور میں روضۂ منورہ اور دروازے تعمیر ہوئے۔ صدر دروازے پہ محمد نظام کے نام کا کتبہ سن تعمیر کے ساتھ نصب ہے اور صدر دروازے کے بعد دوسرا دروازہ دارالامان کے نام سے موسوم ہے اسپر بھی ایک کتبہ نصب ہے۔ یہ سب عمارتیں ۸۰۶ھ سے ۸۲۵ھ تک تعمیر ہوئیں۔ اس آراضی کا تملیک نامہ خواجہ سید محمد ارغون ؒ صاحب کے پاس بھجوادیا۔

آستانۂ پاک پہ جلال الدین اکبر اعظم کی حاضری

اس تملیک نامہ کی تجدید ابراہیم شرقی کی وفات کے بعد خلجیوں نے جب صوبہ قنوج کو اپنی حکومت میں شامل کرلیا تو برابر ہر بادشاہ کرتا رہا۔ یہانتک ابراہیم لودھی کی مہر بھی تملیک نامہ پر موجود ہے۔ بابر اور ہمایوں کی شدید جنگی مصروفیتیں ان کی حاضری آستانہ پر مانع رہیں۔ البتہ شہنشاہ

اکبر نے اپنے دورِ حکومت اولین جلوس ۱۵۶۵ء میں آستانۂ پاک پر حاضر ہو کر فرمان شرقیہ تجدید کیا اور اس میں ۵۵۵ بیگھہ اراضی کا اضافہ کیا اور غلاف مزار مقدس پیش کیا فرمان جاری کیا اس طرح کے ناظموں چودھریوں اور قاضیوں کو فرمان میں تاکید کی کہ سجادہ نشینان آستانۂ عالیہ کا خاص احترام ملحوظ رہے

آستانۂ پاک پر نور الدین جہانگیر کی حاضری

شہنشاہِ جہانگیر نے اپنے عہدِ حکومت میں حاضر آستانہ عالیہ ہوا پل تعمیر کرایا جو امتداد زمانہ سے شکستہ ہو گیا کتبہ اب بھی موجود ہے

آستانہ پاک پر شاہجہاں کی حاضری

شہنشاہ شاہجہاں نے حاضر آستانہ ہو کر ایک وسیع دالان اور سہ معتدد حجرہ کی تعمیر کرائی پر کتبہ تاریخ کندہ ہے

حضرت عالمگیر اورنگ زیبؒ کی دوسری حاضری

حضرت عالمگیرؒ نے حاضر آستانہ ہو کر روضہ شریف کے چاروں دروازوں پر سنگ مرمر کی جالیاں نصب کیں مسجد اور دھمال خانہ کی تعمیر کی اس زمانہ

ان بزرگ حضرات میں سے جو اولاد ہر سہ خواجگان میں سے موجود تھے۔ بابا لاڈو درباری، شاہ ابوالفتح بانگی، شاہ چاند، شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہم کے علاوہ بہت سے بزرگوں کو متعدد مواضعات مدد معاش کے لئے نذر کئے جن کے فرامین آج بھی موجود ہیں۔

اس کے علاوہ شاہ عالم، فرخ سیر، محمد شاہ اور بہادر شاہ ظفر کے فرامین جو انھوں نے اپنے زمانہ میں سجادگان درگاہ عالیہ کو وکیل دعا بنانے کے سلسلے میں لکھے ہیں جو مع دستخط و مہروں کے کلمپنور شریف میں موجود ہیں۔

براں مزید ہندو راجاؤں کے فرامین بھی ملتے ہیں۔ جنھیں خادمان آستانہ وکیل دعا بنانا اور اس مہینے میں اپنے یہاں سے نذر و نیاز و وظائف مقرر کرنا شاہد ہے۔ مہاراجہ دتیا، مہاراجہ گوالیار، راجہ منجھولا اور بہت سے راجاؤں کی تحریرات موجود ہیں۔ جنہیں سے اکثر نے دربار دار العالمین میں حاضر ہو کر لکھی ہیں اور کچھ وہیں سے اپنی عرض کے سلسلہ میں وکیل بنایا۔

آستانہ پاک پر حضرت نعیم عطا شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ کریمیہ سلون شریف کا نذرانۂ عقیدت

ہر کس زباں سے کروں مدحت مدار کی — کفارۂ گناہ ہے زیارت مدار کی
ممکن نہیں رسول پہ طاعت مدار کی — اللہ جانتا ہے ریاضت مدار کی

تا زیست حاضری ہو در پاک کی مجھے
سے جاؤں کیا کہیں سے یہ حسرت مدار کی

ہیں طالبان میں بھی ہوں اور عاشقان میں
پیر کریم سے ملی نسبت مدار کی

بخشی وہ شان قادر مطلق نے آپ کو
شایاں ہے ذکر کر سکیں قدرت مدار کی

سب جانتے ہیں قطب جہاں ہیں آپ
کس پر کھلی نہیں ہے ولایت مدار کی

واقف نہیں ہے کون بشر اس جہان میں
صورت رسول پاک کی سیرت مدار کی

شیطان کیا ڈبوئے گا بحر ذنوب میں
برزخ سے پار پا ہوں ہدایت مدار کی

اللہ نے مجھے بھی بنایا ہے خوش نصیب
پائی بہت دنوں سے ہے دولت مدار کی

میرے بزرگوں پہ بھی کرم کی نظر رہی
حاصل ہوئی ہے مجھ کو بھی نعمت مدار کی

چالیس سال سے ہے یہاں حاضری مجھے
پیری میں آ گیا ہوں میں قربت مدار کی

دشمن مجھے ذلیل کریں یہ محال ہے
رہتی ہے میرے ساتھ حمایت مدار کی

اللہ کے کرم کا نبی کا ہے آسرا
کافی ہے میرے واسطے نصرت مدار کی

پایا ہے مرتبہ جو فنافی المدار کا
ہے شکل میرے سامنے صورت مدار کی

تم شش جہت میں چاروں طرف دیکھ لو [illegible]
ہر سمت جلوہ گر ہے صورت مدار کی

آستانۂ پاک پر حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب قادری چشتی

پھلواری شریف کی حاضری اور بیعت و اجازت

آپ فرماتے تھے جب میں جوان تھا اول مرتبہ مکن پور شریف حاضر ہوا۔ ایک بزرگ مداریہ طریقے کے بڑے کاسب شاغل عابد و زاہد تھے ان کی عمر اس وقت ایک سو بیس سال کی ہو چکی تھی انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم مداری ہو میں نے کہا جی ہاں انھوں نے پوچھا کہ طریقوں سے ؟ میں نے کہا تین طریقوں سے فرمایا نہیں چھ طریقے ہیں میں نے عرض کیا بقیہ تین طریقے میں بھی حاصل کروں گا۔ حضرت نے مجھے آپ کے طریقہ کا ذکر بتلایا۔ پھر فرمایا اپنے خاندانی طریقے پر استوار رہو۔

آپ فرماتے ہیں۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء اور صاحب نسبت اس طریقہ میں گزرے ہیں اور ہنوز بہت کچھ آثار موجود ہیں اور آپ کا شجرہ مداریہ بھی کتاب ہذا میں موجود ہے۔

(بحوالہ سلسلۃ الذہب خاتم سلیمانیہ)

بارگاہ سید بدیع الدین مدار العالمین میں حاضری اور نذرانۂ عقیدت

(مثنوی از کتاب رسائل بخشش)

حسن رضا خاں برادر احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلی

ہوا ہوں دادِ ستم کو میں حاضرِ دربار — گواہ ہیں دلِ محزون و چشمِ دریا بار

طرح طرح سے ستاتا ہے زمرۂ اشرار — بدیعِ بہرِ خدمت شہِ ابرار

مدار چشمِ عنایت ز من دریغ مدار

نگاہِ لطف و کرم از حسن دریغ مدار

ادھر اقارب عقارب عدو آنجناب بخویش — ادھر ہوا جوشِ معاصی کے بچھو سے دل ریش

بیان کس سے کروں ہیں جو آفتیں درپیش — پھنسا ہے سخت بلاؤں میں یہ عقیدت کیش

مدار چشمِ عنایت ز من دریغ مدار

نگاہِ لطف و کرم از حسن دریغ مدار

نہوں میں طالبِ افسر نہ سائلِ دیہیم — کہ سنگِ منزلِ مقصد ہے خواہشِ زر و سیم

کیا ہے تم کو خدا نے کریم ابن کریم — فقط یہی ہے تمنا آرزوئے عبدِ اثیم

مدار چشمِ عنایت ز من دریغ مدار

نگاہِ لطف و کرم از حسن دریغ مدار

ہو لب پہ خنجرِ افکار سے جگر گھائل — نفس نفس ہے عیاں دمِ شمارئ بسمل

مجھے ہو مرحمت اب تو جراحتِ دل — نہ خالی ہاتھ پھرے آستاں سے یہ سائل

مدار چشمِ عنایت ز من دریغ مدار

نگاہِ لطف و کرم از حسن دریغ مدار

تمہارے وصف و ثنا کس طرح سے ہوں مرقوم
کہ شانِ ارفع و اعلیٰ کسے نہیں معلوم
ہے تیغِ الم مجھ غریب کا مقسوم
ہوئی ہے دل کی طرف یورشِ سپاہِ ہموم
مدار چشمِ عنایت ز من دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسن دریغ مدار

ہوا ہے بندہ گرفتارِ پنجۂ صیاد
ہر اک گھڑی ستم ایجاد ہے ستم ایجاد
حضور پڑتی ہے ہر روز اک نئی افتاد
تمہارے در پہ میں لایا ہوں جور کی فریاد
مدار چشمِ عنایت ز من دریغ مدار
نگاہِ لطف کرم از حسن دریغ مدار

تمام دہر پہ بخشش کیا یہ جود و نوال
فقیرِ خستہ جگر کا بھی رد نہ کیجے سوال
حسن ہوں نام کو پر ہوں میں سخت بد افعال
عطا ہو مجھ کو بھی اے شاہِ حسین حسن آل
مدار چشمِ عنایت ز من دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسن دریغ مدار

آستانۂ پاک پر جناب نواب رحمت علی خانصاحب

متوطن بانس بریلی کی حاضری

یہاں حاضر ہوکر آپ نے ایک پختہ دالان تعمیر کرایا جو دالان آئینہ والے کے نام سے مشہور ہے (از تذکرۃ المصنفین)

آقائی و مولائی مرشدی و سیدی حضرت حکیم سید ظہیر الحق صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کا نذرانۂ عقیدت

شاہ شاہا نسبتِ زندہ شاہ مدار — شاہ بابا نسبت زندہ شاہ مدار

قاسم نعمات عرفان علی — نور یزدانست زندہ شاہ مدار

آستانۂ پاک پر حضرت علامہ حفیظ الرحمٰن صاحب حبیبی

فرخ آبادی کا نذرانۂ عقیدت

جدھر دیکھئے رحمتِ حق عیاں ہے

ز گلزار طیبہ یہاں گلفشاں ہے

یہ یٰسین کا سینہ یہ تسنیم و کوثر

مکن پور کی خاک ہے بے نشاں ہے

منقبت

اے مظہرِ ذاتِ خدا حضرت مدار العالمین
محمد مصطفیٰ حضرت مدار العالمین

نورِ علی نور آپ سے یعنی کہ نور آپ سے
جس کا نقشہ بنا حضرت مدار العالمین

تبلیغ دینِ حق ہوئی اسلام کی روح ۔ اب
سرکار عالی مرتبا حضرت مدار العالمین

جانِ جہاں آرام جاں   اُن کی گویا زباں
اے وارثِ شیرِ خدا   ت مدار العالمیں

مرے حفیظ غم گزیں پر بھی مدد فرمائیے
بندہ ہے وہ سرکار کا حضرت مدار العالمیں

صاحبزادہ معین الدین خاں صاحب خلف و جانشینِ ولیعہد صاحب

والیٔ ٹونک کا نذرانۂ عقیدت

سلام اے پھول گلزار رسالت کے بدیع الدین
سلام اے [illegible]

سلام اس پہ یہ در جس کا درِ دولت ہے دنیا میں
وہ جس کی خاکِ پا تاجِ سرِ عزت ہے دنیا میں

درود اس پر بدیع الدین جس کا نام نامی ہے
وہ جسکے در کی اک ادنیٰ غلامی رشکِ شاہی ہے

سلام اے بارشِ ابرِ عطا اے فیضِ روحانی
سلام اے بحرِ الطاف و کرم کی شانِ طوفانی

سلام اے وہ کہ جو تیرا سوالی بن کے آتا ہے
ہمیشہ تنگ داماں کو اپنے روئے جاتا ہے

سلام اے سلسلہ در سلسلہ ابنِ رسول اللہ
تری خاکِ درِ دولت وقارِ تاجِ شہنشاہی

معین و مونس و افتادگانِ مظلوم بے چارہ
سلام اے جلوہ نورِ خدائی پاک لاثانی

حکیم مقبول احمد جوہر جے پور (راجستھان) کا
نذرانۂ عقیدت

سلام شوق من الصلوٰۃ بیشمار!
گرفتہ دل افتادہ ہے عز و شرف قطب المدار

کس نہ دارم در جہاں جز تو افضل کردگار
ہمدم و دمساز مونس دستگیر و غمگسار

غنچۂ اُمید ما وا کن، بچشم فیض بار
اے بہارِ گلشنِ دینِ حبیبِ کردگار

گر کسے در دو زبان نامت کند اے نامدار
فضل بے پایاں کند بر حال آں پروردگار

در جہاں آمد تو لیٔ. بعد از علیِ مرتضیٰ!
شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار

سالہائے آب و دانہ کردۂ تکمیلِ صوم
مثل تو اندر جہاں پیدا نشد کس روزہ دار

ایں سبب گرد وطن پور کرد قلب من طواف
ہست در ہندوستاں ثلث مدینہ ایں دیار

جوہرِ ناچیز در کردی عطا از لطف تو
یا امام العالمیں اندر جہاں عزّ و وقار

مکرم حضرت علامہ نیاز احمد صاحب نیاز گنینوری کی طرف سے نذرانۂ عقیدت

نگاہِ شوق بہ انداز ہے بجائے ادب
ہے درس گاہِ محبت یہ بارگاہِ ادب

یہیں پہ تو آکے ہے ملتا حقیقتوں کا سبق
یہیں پہ لیتے ہیں آکے کتابِ دل کے ورق

نظر پہ کھلتے ہیں اسرار ہائے وجدانی
سمجھ میں آتے ہیں عشق و جنون کے معنی

سرشکِ غم کو مچلنا سکھایا جاتا ہے
یہاں دلوں کو پگھلنا سکھایا جاتا ہے

نگاہِ حوصلہ ہوتی ہے کامیاب یہاں
ذرا سے ذرّہ سے بنتا ہے آفتاب یہاں

یہ بارگاہ ہے جلوہ گہِ امامِ زماں!
یہاں جو آتا ہے کوئی بھی طالبِ عرفاں

وہ دل میں سوزِ محبت کی روشنی لے کر
یہاں سے جاتا ہے انداز زندگی لیکر

لئے سوال لبوں پر پسارے دامنِ دل
اس آستانہ پہ ہزاروں ہیں آج بھی سائل

کوئی ہے ہوش کا شیدائی بیہوشی کا کوئی
کوئی خودی کا طلبگار بیخودی کا کوئی!

بنا ہے شمعِ دولت کا کوئی پروانہ
تلاشِ یار میں آیا ہے کوئی دیوانہ

اسی ہجوم میں اس در کا خاکسار بھی ہے
امیدوار تو جیسے نیازِ زار بھی ہے

تمہارا خدا کے لئے اب اٹھے ادھر کی نظر!
کہ سوزِ آتشِ حرماں سے پھنک رہا ہے جگر

وہ درد دے کہ ملے لذتِ سکوں جس میں
وہ تشنگی دے کہ ہو کیفیتِ جنوں جس میں

خدارا رازِ حقیقت سے آشنا کر دے
ترے نیاز کو بھی عاشقِ خدا کر دے

منقبت

الحاج علامہ حضرت ذوالفقار علی صاحب منتظر کا

نذرانۂ عقیدت

دربارِ نبوت سے کوئی پیغام آتا ہے
تو اس مطلب میں نام آپ ہی کے نام آتا ہے

فلک کے ہاتھوں ہم برباد ہونے کو جائیں
مگر فرمایئے یہ کس کے سر الزام آتا ہے

تمہیں اک لاج رکھتے ہو زمانے میں غلاموں کی
مصیبت میں نہیں تو کون کس کے کام آتا ہے

تمہارے دامنِ رحمت میں اگر ہو جگہ ملتی
زمانے سے جو پھر پھر کے کوئی ناکام آتا ہے

منتظر تسکین کی رو دوڑ جاتی ہے مرے دل میں
زباں پر جب مدارِ دو جہاں کا نام آتا ہے

سلام

حضرت سرکار قطب المدار کے حضور میں مؤلف کا نذرانۂ عقیدت

آپ کے نام پہ قربان میری عزت و جاں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دوجہاں

آپ کی ذات ہے اے شاہِ حلب قطبِ مدار   بخشا خالق نے ہے تعلیمِ دو عالم کو قرار

مہرِ روشن کی طرح آپ کا ہے نام عیاں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دوجہاں

سندھ میں دینِ حنیفہ کی اشاعت کیلئے   آپ آئے تھے زمانہ کی ہدایت کے لئے

آپ ہی ہیں قدمِ پاکِ محمد کے نشاں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دوجہاں

آپ نے تربیتِ روحِ علی پائی ہے   آپ میں مہدیٔ موعود کی بو آئی ہے

اے جگر گوشۂ نبی آپ ہیں نورِ یزداں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ ۔۔ دوجہاں

آپ کے ذکر میں کیا روم میں کیا شام میاں   آپ کا ذکر جبلاد ... سا ہے کیسا عام کیا

آپ کے عشق کے دیوانے جہاں ہیں وہاں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دوجہاں

چاہے خوف و آلام چاروں طرف سے گھیر لے   تنگ ہو جائے زمیں اور فلک ٹوٹ پڑے

آپ کے ہوتے ہوئے کچھ بھی نہیں مجھ پہ گراں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

آپ کے روضۂ اقدس کے ہو جب بھی قریب   مطمئن قلب ہو جاتا ہے بڑے ہیں نصیب

شکر کا نور ہوا اڑ گیا غم بن کے دھواں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

بارگاہِ سرِ عرفانِ محبت مقصد   آپ سے سرحدِ آخر کا پتہ ہے پایا

آپ کا نقشِ قدم منزلِ مقصد کا نشاں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

تربتِ عالی سے روضہ سے کلس سے ہر دم   چھلکتا ہے بادۂ عرفانِ رسولِ اکرم

آپ کا فیضِ کرم صورتِ دریائے رواں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

از پئے حضرتِ سردارِ رسل بہرِ علی   آخری ہے یہ دلِ مضطر کی تمنا ہے یہی

نزع کے وقت الٰہی ہو یہی وردِ زباں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

نذرانۂ عقیدت

حضرت علامہ سید معز حسین صاحب ادیبؔ بکنپوری

وہ رحمتِ عالم یہ مدارِ دو جہاں ہے
سورج تو مدینہ میں ہے اور دھوپ یہاں ہے

جسکی ہیں یہاں اک گوشۂ رحمت میں شعاعیں
وہ مہرِ ولایت اسی تربت میں نہاں ہے

ہر لب پہ ترا ذکر ہے ہر دل میں ترا نام
اے زندۂ جاوید تری یاد جواں ہے

ہے شام و سحر بارشِ انوار کا منظر
روضہ پہ ترے گنبدِ خضری کا گماں ہے

تو زینتِ محفل ہے علی بانیٔ محفل
تو ساقیٔ میخانہ ہے وہ پیرِ مغاں ہے

اے رہبرِ کامل ترا ہر نقشِ کفِ پا
اربابِ نظر کے لئے منزل کا نشاں ہے

جو بھی ہے ترے سلسلۂ عالی کا منکر
ایسوں کا ٹھکانا نہ یہاں ہے نہ وہاں ہے

لبریز ہے دل ملت پناہی کے یقیں سے
شاید مرا آقا مری جانب نگراں ہے

واللہ ادیبؔ ان کی ہی نسبت ہے کہ جس سے
منزل کی طرف قافلۂ شوق رواں ہے

قطعات

سید عظیم الباقی عظیم سلمہٗ کا نذرانۂ عقیدت

یہ آستانۂ قطبِ مدارِ عالم ہے
معاف ہو نہیں سکتی یہاں کی بے ادبی
نگاہِ شوق مؤدب جنونِ دل ہوشیار
اسی آستاں سے عیاں ہے جمالِ مصطفوی

جہاں نے پایا ہے فیضانِ مصطفےٰ ان سے
انھیں کو رحمتِ پروردگار کہتے ہیں
جو راہِ حق میں فنا ہوں کبھی نہیں مرتے
اسی لئے انھیں زندہ مدار کہتے ہیں

یہاں حصولِ طلب کا شعور ملتا ہے
بقدرِ ظرف جو مانگو ضرور ملتا ہے
درِ مدار جہاں مرکزِ تجلی ہے
یہیں سے عشقِ محمد کا نور ملتا ہے

بڑھو وسیلۂ قطب المدار لے کے بڑھو
رہِ سلوک میں یہ سلسلہ ضروری ہے
رضائے خالقِ کونین چاہنے والو
جنونِ عشقِ حبیبِ خدا ضروری ہے

منقبت

حضرت علامہ خلیل احمد المعروف بابا خلیل داس صاحب بارسی کی بارگاہ مدار العالمین میں حاضری اور نذرانہ عقیدت

ہے عرس حضرت قطب المدار آج کے دن
ہے سب پہ رحمت پروردگار آج کے دن

بھرے گا گوہر عرفاں سے اپنے دامن کو
جو آستانہ پہ ہے اشکبار آج کے دن

یہ شرط ہے کہ صداقت بھی حاضری میں ہو
تو ہوگا بیڑا ضرور اس کا پار آج کے دن

جو مبتلائے مصیبت ہو وہ یہاں آئے
تو پائے دولت صبر و قرار آج کے دن

جو اہل دید ہیں ان کی نگاہ سے پوچھو
ہے کیا سخاوتِ قطب المدار آج کے دن

جو نور زیر مزار رسول اکرم ہے
جھلک اسی کی ہے زیر مزار آج کے دن

ادب سے عجز سے جو مانگنا ہے لو مانگو
یہ دیکھو سامنے ہے تاجدار آج کے دن

مرے حضور ہیں گنج علوم مصطفوی
سلام ان کو کرو بار بار آج کے دن

حضرت علامہ مولانا قاری محمد عثمان صاحب اعظمی
کی دربار قطب المدار میں
حاضری اور نذرانۂ عقیدت

بس دل کی خبر ہو اے حضرت شاہ مدار   وحشت دل بڑھ گئی جب آ گیا دل کو قرار

ادائے خاص سے رکھا ہے بند اپنا مزار   کنزِ مخفی کے امیں ہو اسلئے ہو پردہ دار

بیقراروں کو قرار آئے نہ تا روز شمار   لذت غم مرحبا کچھ اور کر دے دلفگار

اب دل کو کر دیا مست صدائے دم مدار   کہہ نہ کھل کر زباں سے نہ داروں کا اعتبار

قطب الاولیاء ہو تم ہو کتنے با وقار   خواجگی قرباں تجھ پر غوثیت تم پر نثار!

زندگی سب گذرنے دے دل بے اختیار   لب کو سی لے درد بھر لے اور سیکھے دم مدار

ہوش بھی ہے تجھ کو عثمان دیکھ ہے کس کا دیار

بند کر اپنی زباں پھر لے میں تجھ سے سو ہزار

جناب مولانا مفتی حفیظ اللہ صاحب قادری اعظمی کا بارگاہ قطب المدار میں

نذرانۂ عقیدت

یہ نور مصطفےٰ کا قطب جہاں کا آستانہ ہے
جہاں کے پیشوا قطب جہاں کا آستانہ ہے

یہ مقصود دل حاصل نہ ہو یہ ہو نہیں سکتا
کہ میں نے پا لیا قطب جہاں کا آستانہ ہے

سوالی کوئی بھی خالی نہیں لوٹا کبھی در سے
یہ اس صاحب عطا قطب جہاں کا آستانہ ہے

دو عالم ان کے دسترخوان نعمت سے ہیں آسودہ
قسیم القاء قطب جہاں کا آستانہ ہے

عصا کے قطرات جسکے چشمہ امین ہوا جاری
یہ اس بحر سخا قطب جہاں کا آستانہ ہے

یہاں سے پایا سارے سلسلوں نے فیض روحانی
یہ سر مصطفےٰ قطب جہاں کا آستانہ ہے

اشاروں سے دلوں کا رنگ جس نے کر دیا زائل
یہ ایسے باصفا قطب جہاں کا آستانہ ہے

ملی آب وضو سے جسکے نابینا کو بینائی
یہ اس در عطا قطب جہاں کا آستانہ ہے

ملا اسلام اہل ہند کو جسکی ضیاؤں سے
یہ اس نجم ہدیٰ قطب جہاں کا آستانہ ہے

اماں میں جسکی داخل ہو گئے عاصم ہو گیا نام
یہ اس رحمت نما قطب جہاں کا آستانہ ہے

ملفوظات

حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ

آپ کی زبانیں دعوی اتقاء کرتی ہیں۔ آپ کے دل فسق و فجور میں مبتلا ہیں افسوس کہ آپ کی زبانیں شکر کرتی ہیں اور آپ کے دل شکوہ و اعتراض سے پر ہیں

آپ اللہ کی بندگی اور اطاعت کا دعوی کرتے ہیں لیکن درحقیقت اس ماسوا کی اطاعت کرتے ہیں اگر واقعی اس کی بندگی کا آپ کو دعوی ہے تو اس سے عداوت اختیار نہ کرتے اور اس کے ماسوا سے محبت نہ کرتے سچے مومن شیطان اور اپنی خواہشات کی اطاعت نہیں کرتے وہ تو شیطان کو جانتے ہی نہیں اس کی اطاعت کیا کریں گے

آپ دنیا میں رہنے اور یہاں کے مزے اڑانے کے لیے نہیں پیدا ہوئے حقیقی کو ناراض کرنے والی جس حالت میں آپ مبتلا ہیں اس کو بدل ڈالیے

- آپ کی حالت پر افسوس ہے کہ آپ کی زبان مسلمان ہے۔ مگر دل نہیں۔ آپ کا قول مسلمان ہے مگر فعل نہیں آپ تو اپنی جلوتوں میں مسلمان ہیں مگر خلوتوں میں مسلمان نہیں۔ کیا آپ تو مسلم ہیں آپ کہ جب آپ نماز پڑھتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں اور سارے نیک کام کرتے ہیں۔ مگر ان سارے اعمال سے اللہ کی ذات مقصود نہیں ہے تو آپ منافق ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دور ہیں۔ توبہ کیجئے اور توبہ پر قائم رہیے۔ کیونکہ شان توبہ کرنے میں نہیں بلکہ توبہ پر قائم رہنے میں ہے۔ شان درخت لگانے میں نہیں بلکہ شان تو درخت کے بڑھنے اور پھل لانے میں ہے۔

- عمل کیجئے اور اخلاص کے ساتھ آپ کا وہی عمل مقبول ہوگا جس سے آپ اخلاص کے ساتھ ذات کو مخصوص سمجھیں گے۔ نہ کہ وہ عمل جس سے مخلوق مقصود ہو۔ آپ پر افسوس ہے کہ آپ عمل تو مخلوق کے لئے کرتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں حق تعالیٰ اس کو قبول فرمائے

- اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص پر قائم ہے جس کے پاس توحید اور اخلاص نہ ہو اسے پاس کوئی عمل نہیں۔

توحید اور اخلاص کے ذریعہ اپنے عمل کی بنیادوں کو مضبوط کیجئے۔

آپ پر افسوس ہے کہ آپ حافظ قرآن ہو کر اس پہ عمل نہیں کرتے پھر حفظ ہی کیوں کرتے ہیں۔ لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور خود نہیں کرتے دوسروں کو باز رکھتے ہیں اور خود باز نہیں آتے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مجھ کو غصہ دلانے والی بڑی باتوں میں یہ ایک ہے کہ تم ایسی بات کہو جو خود نہ کرو، تم کیوں یہی بات کہتے ہو جس کی خود مخالفت کرتے ہو جب تک اپنے دلوں سے جھوٹے معبودوں کو نہ نکالو گے تم کو کبھی فلاح نہ ہوگی۔ تم بظاہر تندرست ہو مگر حقیقت میں بیمار، دولت مند ہو مگر اصل میں مفلس زندہ ہو مگر مردہ، موجود ہو مگر در پردہ معدوم آپ میں ہر شخص کے پاس ایک ہی قلب ہے پھر اس میں دنیا اور آخرت کے لئے یکساں محبت اور خالق مخلوق دونوں سے یکساں لگاؤ کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ایک قلب کے لئے ایک ہی حالت پاسے حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ صریح جھوٹ ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ کا ایمان سے کوئی تعلق قائم نہیں ہے۔ جھوٹ کھلی ہوئی بے ایمانی ہے ہر برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے آپ کے اعمال آپ کے عقائد کے مظاہرے ہیں اور آپ کا ظاہر آپ کے باطن کی علامت ہے

۵۔ واحسرتا افسوس ہے کہ آپ سیر ہو کر کھاتے ہیں اور آپ کے پڑوسی
بھوکے ہوتے ہیں اور پھر یہ دعویٰ کہ ہم مومن ہیں۔ آپ کا ایمان ہرگز صحیح
نہیں جب تک حقیقت کی شہادت نہ دیتا ہو کہ وہ زندہ ہے۔ حق تعالیٰ
کے معاملات میں مخلوق کی موافقت نہ کیجئے۔ ٹوٹ جائیے جیسے ٹوٹتا ہو
اور جڑ جائیے جیسے جڑتا ہو۔

حق تعالیٰ کی موافقت کرنا موافقت کرنے والے اور نیکوکار
بندوں سے سیکھئے۔ علم تو عمل کرنے کے لئے بنایا گیا ہے نہ کہ حفظ کرنے اور
مخلوق پر پیش کرنے کے لئے۔ علم سیکھئے اور اس پر عمل کیجئے اسکے بعد دوسروں
کو سکھائیے۔ جب آپ عالم بنکر عامل ہو جائیں گے تو آپ اگر خاموش بھی
رہیں گے تو آپ کا علم آپ کے عمل کی زبان سے کلام کرے گا۔ عمل ایسے
بلا گفتگو کے، اخلاص سے بغیر ریا کے، توحید سے بلا شرک کے، گمنام ہو جائیے
بلا شہرت کے اور باطن سے بلا ظاہر کے۔

ہر وہ شخص جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مطابقت
نہ کرے ہلاک ہو جائے۔ قرآن اور سنت

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں
آپ پر افسوس ہے کہ آپ نماز کیلئے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہیں
یعنی اللہ سب سے بڑا اور برتر ہے۔ مگر آپ اپنے قول میں جھوٹے ہیں

کیونکہ آپ مخلوق کو برتر سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ کیجیے اور کوئی نیکی اس کے سوا کسی کے لئے نہ کیجیے۔

• اے انسان یہ دنیا ختم ہو رہی ہے اور عمریں فنا ہو رہی ہیں اور آخرت آپکے نزدیک ہے۔ لیکن آپ کو مطلق خبر نہیں بلکہ آپ کی ساری فکریں دنیا اور اسکی آسائشوں کے لئے ہیں حضرت سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم پکارتا عمل کو وہ اگر اس کی تعمیل کرتا ہے تو ٹھیک ورنہ وہ چل دیتا ہے۔ اسکی برکات جاتی رہتی ہیں اور صرف پڑھنا باقی رہتا ہے اور مغز نکل جاتا ہے۔

• اے علم کو سیکھ کر عمل چھوڑنے والو آپ میں کوئی شعر گوئی کا ماہر ہے کوئی عبارت آرائی اور فصاحت و بلاغت میں یکتا ہے انکے پاس نہ عمل ہے نہ اخلاص۔ اگر آپ کا قلب مہذب بن جائے تو آپکے اعضاء بھی مہذب ہو جائیں گے۔ کیونکہ اعضاء کا بادشاہ قلب ہے، بادشاہ مہذب ہوتا ہے تو رعیت بھی مہذب ہو جاتی ہے۔

• علم چھلکا ہے اور عمل گری ہے چھلکے کی حفاظت اس لئے کی جاتی ہے کہ اس میں سے روغن نکالا جائے لیکن جب چھلکے میں گری نہ ہو تو خالی چھلکے کا کیا بنایا جائے اور جب گری میں روغن نہ رہے تو سوکھی گری کو بیکار کیا جائے اسی طرح جب عمل جاتا رہا تو گویا علم بھی جاتا رہا کے

عمل کے بغیر پڑھنا پڑھانا اور حفظ کرنا آپ کو کیا نفع دے سکتا ہے

(بحوالہ رسالہ المدار)

مرتبۂ قطب المدار اولیاء اللہ کی نظر میں

ھذا امدا رُفاعہ فوہ

یہی مدار ہیں، پس پہچانو ان

ان کے فضائل کیا بیان ہوں جو سراپائے فضائل اور روح فضائل تھے بلکہ فضائل کا وجود سرکار ان حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ سے منصۂ شہود پر نظر آیا ہے شبیہ نبی و جسماً حسنی و حسینی صورت و سیرت میں شبیہ پیغمبر چال ڈھال میں عمل میں نظیر رسول مدار کی ہر ادا فضیلت مدار کا ہر عمل فضیلت اخلاق الٰہی ان کی فطرت، شمائل محمدی ان کی سیرت ان کے محاسن کیا گنوا سکیں ہم ان کی فضیلت کہاں تک گن سکیں ہم ان کے نام لیوا، ہم ان کے غلام اور وہ ہمارے آبا و اجداد کے امام ہماری بساط کیا جو ان کے مناقب لکھ سکیں یہ فضائل کے سرچشمہ یہ محاسن کے گنجینہ، یہ شمائل کے خزینہ، یہ انا ضل کے سرچشمہ اور اکابر کے ائمہ ــــ یہ حسنات با ہیئت اسے یہ درجات بلند کرنے والے

زین العابدین ہیں۔ یہ تاج الاولیا ہیں۔ یہ مدار الاتقیاء ہیں۔ یہ امام اور ہم عوام۔ [illegible]
[illegible] یہ تنویر [illegible] نشانِ امامت۔ [illegible] آسمان۔
[illegible] یہ فرشتہ سیرت۔ یہ جبریل مرتبت۔ یہ عرش منزلت۔ یہ قدسی صفت۔
یہ دریائے جود و عطا۔ یہ سراپائے تسلیم و رضا۔ یہ مخزنِ صدق و صفا۔ یہ علم و حیا۔
یہ سفینۂ نجات۔ یہ خزینۂ سخاوت۔ یہ محبوب خدا۔ نور دیدۂ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں۔ ان کی امامت مشہور۔ ان کی ولایت مشہور۔ ان کی کرامات متواتر
ان کی خرقِ عادت متکاثر۔ ان کی سخاوت زبان زد انس و جان۔ ان کی قابلیت
خداداد۔ ان کی علمیت اظہر من الشمس۔ ان کی نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
اللہ کی تعریف قرآن میں۔ ان کے مناقب حدیث میں۔ ان کے فضائل کتاب
میں۔ یہ نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں۔

تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ جو خاصانِ خدا فیض بلاواسطہ سے مستفیض ہوئے۔ ان کے احوال بمقابل دیگر بزرگانِ دین کے زیادہ روشن ہیں اور ان [illegible] حضرت [illegible] مدار [illegible] شاہ مدار کی [illegible] سیرت کا مطالعہ [illegible] کر [illegible] بریہ پاتے ہیں۔

حضرت شیخ داؤد قیصری قدس اللہ سرہٗ فرماتے

کہ قطب المدار ہر زمانے میں ایک ہوتا ہے قطب مدار کی ذات پر قیام عالم کا انحصار ہے قطب مدار اللہ عزوجل سے بلاواسطہ مستفیض ہوتا ہے۔

(بحر المعانی)

• صاحب بحر المعانی صفحہ ۸۸ پہ تحریر فرماتے ہیں کہ قطب کا مرتبہ یہ ہے جو ایک ولی کو ولایت سے معزول یا مقرر کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور قطب المدار ایک قطب کو اس کی قطبیت سے معزول کرنے کا اختیار رکھتا ہے نیز لوح محفوظ پر لکھے ہوئے کو مٹا دیتا ہے مردہ کو زندہ کرنے اور عرش و کرسی کو منتقل کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ یہ تصرفات قطب المدار کے ہوتے ہیں اللہ اکبر

صاحب ذر المعارف نے صفحہ ۳۴۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ نظام کائنات و گمراہوں کی رہنمائی و ہدایات قطب المدار کے سپرد حضرت باری تعالیٰ و تعالیٰ نے فرمائی اور آپ کی شان بہت ہی بلند ہے

حضرت شیخ اکبر نے فتوحات مکیہ صفحہ ایک ۹۹ پر تحریر فرمایا ہے کہ قطب المدار سے اعلیٰ سوائے نبوت نامہ اور کوئی نہیں

قطب المدار صد لقول کاسہ دارہ ہوتا ہے اور دوسری جگہ صفحہ ۳۸۳ پر لکھتے ہیں کہ

قطب المدار کے سبب اللہ تبارک تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے
دائرہ وجود کو عالم کون فساد ہے۔

حضرت **سید علی** ہجویری داتا گنج بخش کشف المحجوب بر عا
صفحہ ۳۴۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ قطب المدار وہ ہوتا ہے جس کے ہا
میں کائنات کی باگ ڈور ہو۔

حضرت شاہ **عبد العزیز** محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ تح
فرماتے ہیں کہ قطب المدار کی ذات پر قیام عالم کا انحصار ہے
اور جب قطب المدار تمام غوث، قطب اوتاد و ابدال نجب
نقبا کو لے کر مفقود ہو جائے گا تو نظام کائنات درہم برہم
ہو جائے گا۔

دار المنظم فی مناقب غوث الاعظم میں صاحب کتاب تحریر
فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ متولی کرتا ہے کسی بندے کو مرتب
قطب المدار سے تو اس کے لئے ایک تخت عالم مثال میں بچھا
جاتا ہے اور اس پر اس کو بٹھا دیا جاتا ہے اور اس کے
مکان کی صورت بحیثیت اس کی بنا تا ہے بعد میں اسرار کا
خلعت دیا جاتا ہے جس کا طالب تمام عالم ہے پھر اسماء حسنیٰ
جلوہ ظاہر ہوتے ہیں اس سبب قطب المدار کو تاج کرامت دیا جاتا ہے
اس وقت حالت خلیفہ کی ہوتی ہے پھر اللہ حکم دیتا ہے کہ تمام عالم کو اس مدار سے سعید

کرے۔ ایسی شرط ہو کہ ہر شخص اس کی اطاعت کرے۔ سارا عالم اس کی بیعت میں داخل ہو تا ہے اور عام مشائخ کا بیعت ہونے ہیں اور وہ اول مسئلہ علم الٰہی سے متعلق ضرور پوچھتے ہیں اور بحیثیت مرتبہ کے بتاتا ہے۔

• حضرت میر اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ لطائف اشرفی میں تحریر فرماتے ہیں۔

جب حضرت قطب المدار مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو روح مبارک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفائے باطن اور اسیر گشت آنحضرت بکمال مہربانی خود دست او گرفتہ اسلام حقیقی تعلیم فرمود ند بروحانیت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سپرد ند حضرت سید بدیع الدین قطب المدار اویسی مشرب تھے۔ اور علوم نوادرش ہمیا، ریمیا، کیمیا سیمیا آپ جیسا بہت کم لوگوں کو ملا ہوگا۔

(حوالہ کتاب حیات وارث)

• حضرت مولانا عبد الحق محدث دہلوی نے تحریر فرمایا ہے

حضرت بدیع الدین قطب المدار کے عجیب و غریب حالات ہیں۔ آپ مقام صمدیت پر فائز تھے۔ اویسی مشرب تھے۔ چہرے پر نقاب ڈالے رکھتے جب کسی کی نظر پڑ جاتی تو بے اختیار ہو کر سجدہ کرتا۔ کثیر العمری کی وجہ سے

پانچ چھ واسطوں سے آپ کا سلسلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے

(اخبار الاخیار)

رسالہ مولوی محمد علیم صاحب قنوجی نے تحریر فرمایا المدار منور بالعرش والنبوۃ وتفاخر کل اولیاء ترجمہ مدار روشن کیا گیا عرش اللہ نبوت سے اور فخر حاصل سب اولیاء پر۔

• حضرت ظہیر الدین الیاس نے تحریر فرمایا ہے المدار مظہر العجائب درجۃ ویوصل المربوبیۃ۔ ترجمہ مدار ظاہر کرنے والا عجائبات کا ہے۔ یہ درجہ خدا کی طرف سے ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مبداء معاد کے صد ۶ پہ تحریر فرماتے ہیں کہ قطب الارشاد جامع کمالات فردیہ کا ہوتا ہے یہ بہت عزیز الوجود ہے اور بہت قرنوں کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ عالم ظلماتی اس کے نور سے نورانی ہو جاتا ہے اور نور ارشاد اس کا سارے عالم کو شامل ہوتا ہے۔ عرش سے فرش تک جس کسی کو رشد ایمان اور معرفت اور ہدایت حاصل ہوتی ہے تو اسی کے واسطے سے ہوتی ہے اور بغیر اس کے توسط کے کوئی شخص اس دولت کو نہیں پہونچتا ہے۔

اس کا نور ہدایت مثل دریا کے تمام عالم پر پھیلا ہے ۔ اور وہ بمنزلہ دریا کے ساکن ہے کہ متحرک نہیں ہے اور جو کوئی اس بزرگ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس سے خلوص رکھتا ہے یا وہ بزرگ اس کے حال پر متوجہ ہوتا ہے تو بوقت توجہ کی ایک روزن اس دریا سے یعنی اس بزرگ کے قلب سے کھل کر بقدر توجہ اور اخلاص طالب کے اس کو دریا سے سیراب کرتا ہے اور جو کوئی خدا کی یاد میں مشغول اور اس عزیز کی طرف متوجہ نہ ہو کسی انکار کی وجہ سے نہیں بلکہ جانتا ہی نہ ہو تو اس کو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے ۔ لیکن پہلی صورت میں زائد ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص اس بزرگ کا منکر ہے یا وہ بزرگ اس سے خفا ہے تو وہ چاہے کیسا ہی ذکر الٰہی میں مشغول رہے گا مگر ہدایت سے محروم ہی رہے گا اور اس کی انکار سد راہ ہوگی ۔ بغیر اس کے کہ وہ بزرگ متوجہ علم افادہ پر ہوا اور اس کے عزیز کا ارادہ کرے اور جو لوگ اس بزرگ سے اخلاص ومحبت رکھتے ہیں وہ اگر توجہ اور ذکر الٰہی سے غافل ہوں نور رشد وہدایت ان کو ضرور نصیب ہوگا ۔

ولادت کے وقت آپ کی کرامتیں

ولادت کے وقت

آپ کی والدہ محترمہ فاطمہ ثانی فرماتی ہیں کہ آپ کی ولادت کے وقت

میں سے اللہ سارے گھر والوں نے سنا۔ غیب سے ندا آئی ھذا ولی اللہ
کہ آپ ولی اللہ ہیں۔ آپ نے پیدا ہوتے ہی تین بار اللہ اکبر، اللہ اکبر
اللہ اکبر فرمایا جس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ بچہ سیدازل ہے۔ اللہ کا ولی ہوگا
پیدا ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک آپ نے اپنی والدہ کا دودھ نہیں پیا۔
اس بات سے والدین کو ایک بڑی فکر پیدا ہوئی۔ معلوم ہوا جس کا یہ مکان
ہے وہ شخص سود خور ہے اور پڑوس ہی میں رہتا ہے۔ لہذا آپ کے والد حضرت
سید قدوۃ الدین صاحبؒ کو جب یہ معلوم ہوا تو دوسرے مکان کو لے کر وہاں
رہنا شروع کیا۔ مکان بدلتے ہی آپ نے دودھ پینا شروع کیا۔

بغداد شریف میں ورود حضرت قطب المدار اور آپکی کرامت

جب آپ بغداد پہونچے تو حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ سے آپکی ملاقات
ہوئی۔ اسوقت حضرت غوث الاعظمؒ پر اسم جلالی کا ظہور تھا اور آپ میں یہ
کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ جدھر نظر اٹھتی وہ جل جاتا۔ اسی عالم میں آپ کی
ملاقات حضرت قطب المدار سے ہوتی ہے۔ سرکار مدار العالمین رضی اللہ
عنہ نے آپ کے سر مبارک پر اپنا دست اقدس رکھا تھا کہ آپ کا

جلال ختم ہو کر جمال پیدا ہوا۔

شاہ جیلانی یہ تھا اسم جیلانی کا اثر
جب نظر اٹھتی تھی گر جاتے تھے جل بھنکر طیور
چشمِ رحمت سے تیری سوز تجلیٔ جلال
بن گیا اک آن میں شمعِ شبستانِ جمال

حضرت بی بی نصیبہؒ آپ ہمشیرہ حضور غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانیؒ ہیں۔ آپ کے کوئی اولاد نہ تھی تو بی بی نصیبہ نے حضرت قطب المدارؓ سے درخواست کی کہ آپ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ میرے کوئی اولاد نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اولاد سے سرفراز فرمائے۔ چنانچہ دعائے قطب المدار سے آپ کے دو صاحبزادے ہوئے بڑے کا نام جمال الدین چھوٹے کا نام سید احمد بادیہ پا ؒ

چمکے ہیں تیری دعاؤں سے نصیبہ کے نصیب
کردیئے حق نے عطا دو ان کو فرزند نجیب

غرض اسکے بعد آپ دوسرے مقامات پر رشد و ہدایت فرماتے ہوئے ہندوستان آئے اور ہندوستان سے آپ پھر بغداد شریف دوبارہ تشریف لے گئے۔ انھیں ایام میں ایک دن جمال الدینؒ کسی اونچی جگہ سے گر گئے، اور انتقال ہوگیا حضرت بی بی نصیبہؒ حضرت قطب المدارؓ کے پاس

حاضر ہوئیں اور اس حادثہ کی خبر دی۔ آپ ۔ ۔ ر تشریف لے جاتے اور
وہاں پہنچکر جمال الدین کے سر ۔ ۔ ۔ ہ ۔ کھ کر فرمایا۔

اے جانِ من جنتی ۔ خو ۔ بس وہ اٹھ کر بیٹھ گئے ۔ یعنی زندہ ہو گئے
اس دن سے آپ ۔ ۔ یں جانِ من جنتی کے لقب سے پکارے جانے لگے
باقی حالات آپکے اگلے صفحات میں لکھے جا چکے ہیں۔

جانِ من جس کو کہا تو نے وہ مردِ جنتی
تیرے صدقے میں ملی جسکو دوبارا زندگی

(بحوالہ الکواکب الدراریہ عربی ، سفر العجائب قلمی شرہ القدس حضرت حیات الدین ناگوری)

قطب المدار اجمیر شریف میں اور آپکی کرامت

دین اسلام کی تبلیغ فرماتے ہوئے آپ اجمیر شریف تشریف لائے
اس وقت اجمیر میں ایک جوگی ادھر ناتھ نام کا جادو گر تھا۔ آپ نے
کوکلہ پہاڑی پر قیام فرمایا۔ حضرت قطب المدار کی شہرت و مقبولیت
سے وہ پریشان ہوا۔ اور اپنے اقتدار کو پامال ہوتا دیکھ کر اس نے ایک
روز ۔ ہنی چنوں کا لے جا کر تھال پیش کیا۔

حضور قطب المدار نے فرمایا میرا تو دائمی روزہ ہے ۔ ر چینے مریدین

جادوگر حیران رہ گیا اور ایک چنا حضرت قطب المدار نے لیکر وہیں پہاڑی پر دفن کر دیا۔ جس کا ایک بہت بڑا درخت اگا اور پھل بھی عام پھلوں سے بڑا آیا۔ یہ واقعہ جب جادوگر نے دیکھا تو اور بھی متعجب ہوا اور کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگیا۔ ساتھ ہی اسکے چیلے بھی مشرف بہ اسلام ہوئے جنکی اولاد جوگی کہلاتی ہے۔

اور اسی دن سے یہ ایک مثال بھی ہو گئی کہ فقیری آسان نہیں بلکہ لوہے کے چنے چبانا ہیں۔ یوں تو ہندوستان کے متعدد سفر آپ نے فرمائے۔ پہلا سفر تیسری صدی ہجری کے آخر میں آپ ہندوستان تشریف لے آئے تھے۔ اب یہ چھیٹی ہجری کا آخر زمانہ ہے۔ حضرت خواجۂ خواجگان سید معین الدین چشتی سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ، رونق افروز اجمیر ہیں۔

ادھر سرکار سرکاراں حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضہ اجمیر آئے اور اسی کوکلہ پہاڑی پر قیام پذیر ہوئے جو اب مدار ٹیکری کے نام سے مشہور ہے۔ جب حضرت خواجہ کو معلوم ہوا کہ مدار العالمین اجمیر تشریف لے آئے، اور کوکلہ پہاڑی پر قیام فرما ہیں، تو حضرت خواجہ شہر سے چلکر کوکلہ پہاڑی پر تشریف لے گئے اور تین روز حضرت قطب المدار سے باریاب ہوتے رہے اور پھر شہر میں تشریف لے آئے۔ بقول کسی کے کہ۔

کوہ خاراں پہ تیرا جلوہ مستر مستر ؂ خواجۂ اجمیر کو بھی کھینچ لایا ہے

اللہ اکبر، جہاں پر حضرت قطب المدار اور حضرت خواجہ غریب نواز رونق افروز ہوں اس جگہ پہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمتوں کا کس قدر مینہ برس رہا ہوگا۔ یہ مدار ٹیکری اسی روز سے مرجع خلائق بنی ہوئی ہے آج بھی لوگ اس پاک جگہ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ (علاوہ ازیں اور بھی مقام اجمیر شریف میں حضرت قطب المدار کے نام سے مشہور ہیں جیسے مدار اسٹیشن مدار دروازہ مدار روڈ وغیرہ۔ (دیکھئے کتاب مدار اعظم)

آفتابِ مداریت کی کرنیں تمام سلاسل عالیہ پر

اس جہانِ معرفت میں تجھ سے قطب دوسرا
کون ہے جسکو نہیں فیضانِ روحانی ملا

یوں تو ہر ولی اللہ نسبت و فیضان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض و مستفید ہوئے لیکن اپنے درجہ ظرف و انساداد و استعداد کے موافق عارف ہوئے، صوفی ہوئے، اوتاد ہوئے، نجبا، نقبا، غوث و قطب ہو سکے۔ جنکی تعداد و شمار اسی ذات یکتا و بے ہمتا کو معلوم، تمام اولیاء اللہ ہر حیثیت سے مساوی نہ تھے۔ اپنا ظرف تھا۔ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہور تشریف لائے اور وہاں کی خدمت پر مامور ہوئے، واضح ہو یہ بزرگ وہ ہیں جنکے مزار مقدس پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اکتساب

فیض کے لئے سالہا سال تک حاضری دیتے ہوئے چلہ میں مشغول رہے حضرت
غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بعد اہل شریعت کی حالت کو بذریعہ درگاہ بتدریج
نکھار کر درجہ غوثیت پر فائز ہوئے اور آپکی [illegible] کو بدل دیا۔
تمام روشنی ہے آج بھی لوگ اپنی اصلاح کرتے ہیں تو حاجت تعارف نہیں

حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہندوستان کے ولی بن کر تشریف
لائے اور راجستھان میں اجمیر شریف میں خدمت پر مامور ہوئے اور وہاں کی
کفر زدہ فضا کو پاک و صاف فرما کر جلا بخشی۔

دہلی کو حضرت سرکار بختیار کاکی نے اپنے قدم پاک سے رونق بخش
بنایا۔ اور درجہ قطبیت سے سرفراز ہوئے۔ اور دہ فیض آباد کچھوچھہ کو حضرت
مخدوم اشرف سمنانی نے بیدار کیا۔

غرض ہر ایک کی خدمت جداگانہ ہے اور نجباء نقباء ابدال اوتاد
غوث و قطب کی جگہ کو پورا کیا۔ اس خصوصیت کے ساتھ جو اس دولت سے
مالا مال ہے اور آج بھی ہر سلاسل کے بزرگ جن سے فیض حاصل کرکے اپنی
منزل کی طرف [illegible] درجہ کمالیت [illegible] کو ظاہر کر رہا ہے [illegible]
موجود ہے کامل حضرت سید بدیع الدین قطب المدار [illegible]
[illegible] سا کر کے زندگی فقیرانہ کتب
علوم [illegible]

بزرگانِ دین اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے سبھی آپ سے مستفیض ہوئے جنھوں نے اپنے شجرہ مداریہ تحریر فرمائے ہیں۔ یہاں پر اسماءِ گرامی شا کرائے جائیں تو مضمون طویل ہونے کا اندیشہ ہے اسی طرح صرف شجروں ہی سے ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اسی قدر ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔

آپ کے خلفائے باوفا کی تعداد صرف ہندوستان میں چودہ سو بیالیس ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر سلاسل کے تین ہزار بزرگوں نے آپ سے استفادہ حاصل فرمایا جس کا ذکر کتب صادقہ میں موجود ہے۔ آپ کی تصانیف کا عدد تو بہت کم ہے بلکہ آپ نے تبلیغ دین کا جو طریقہ اختیار کیا وہ بعینہٖ کچھ اس طرح کا تھا کہ جسطرح خود رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کا رہا۔ آپ نے یہ نہ کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل نسخوں سے اجزا کی نقلیں کرا کر اپنے ملک اور بیرون ملک میں بھیج دیتے ہیں یا اقوال و سنن کو ضابطہ تحریر میں لا کر ان نسخوں کی اشاعت کرا دیتے۔ بلکہ آپ نے بہت بڑی جماعت اپنے مریدوں رفیقوں اور شاگردوں کی تیار کی جو اپنی زندگیوں کے لحاظ سے آپ کی آپ کے عمل دونوں کے جیتے جاگتے نمونے چلتے پھرتے بولتے چالتے مرقع تھے۔ دین کی روشنی آپ نے انھیں تابندہ شعلوں کے ذریعہ دنیائے عالم میں پھیلائی آپ نے یہ نہ کیا کہ کسی گوشہ میں خلوت نشین ہو کر سکون روحانیت کی حدود میں تعلیمات لکھ بیٹھ جاتے اور توحید و رسالت کے عقائد پر مقالہ اور عبادات پر رسالہ تیار فرمانے لگتے۔ بلکہ آپ نے نور محمدی صلے اللہ علیہ

وسلم سے براہِ راست استفادہ فرما کر قلوب و نفوس کو منور کرنا شروع کر دیا۔ آپکی یادگار کوئی کاغذی تصانیف نہیں بلکہ وہ تصانیف ہیں گوشت پوست سے بنے ہوئے جسم اور تقویٰ و طہارت میں ڈھلی ہوئی روحیں ہیں۔ ان زندہ تصانیف کی تعداد لاکھ تک پہونچی جن میں سے مشہور ترین کے کچھ اسم مبارک قلمبند کرتا ہوں حضرت ابو محمد ارغون، حضرت ابوالحسن طیفور، حضرت ابو تراب منصور، حضرت حسام الدین سلامتی، حضرت جمال الدین جامنی جنتی، حضرت قاضی محمود لیتوری حضرت قاضی مطہر قلہ شیر، حضرت شاہ دانہ بانس بریلی، حضرت شہاب الدین پیر جمال آتش بڑاگاؤں، حضرت اجمل بہرائچی، حضرت مخدوم جہانیاں رحمہم اللہ وغیرہم آپ برابر اسی میں لگے رہے کہ زندہ ہستیوں کو اپنا نفخ دم کرتے رہیں۔ اور آپ نے چراغ سے بہت سے چراغ بھی روشن کرتے رہیں۔

توُ نے پہونچایا بلندی پر مقامِ زندگی ❊ تو نے عریاں کر دیا رازِ دوامِ زندگی

حکمتِ حاتی جہاں میں بن گیا میرا وجود ❊ جھنجھنا اٹھے تیرے نغمے سے سازِ ہست و بود

قادری چشتی ۔۔۔ سہروردی نقشبند ❊ تیرے فیضِ ۔۔۔ سے ہوگئے ہیں ارجمند

۔۔۔ اب ۔۔۔ دیا ۔۔۔ سے ملتی جلتی نامعلوم کی پرانی جیتی جاگتی کتابیں ملتی ہیں انھیں اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ آپ نے اپنی عمر میں صالحین، صادقین، متقین، مومنین، قانعین، محسنین، ذاکرین، عابدین، صابرین، شاکرین، مخلصین کی ان گنت ہستیاں تیار کیں ۔۔۔ کی حال و قال، قلب و قالب کی ظاہر و

باطن کی نقد درویشی کی جامع ہوئیں۔ اور آپ کی خالص روحانی تعلیم پر اثر ہوا کہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے فیضان محمد الرسول اللہ علیہ وسلم نمودار ہوا اسی نسبت سے ہر سلسلہ کے بزرگ آپ کو دادا پیر کہتے ہیں۔

آپ کے فیضان کا یہ عالم تھا کہ کوئی سالک خواہ کسی منزل میں کیوں نہ ہو آپکی توجہ کی برکت سے باری تعالےٰ منزلِ کمال پر پہونچا دیتا تھا۔ نسبت اویسیہ مداریہ جس کا ذکر ابھی چند بالا سطور میں پہلے کر چکا ہوں اب مجملاً ذکر مؤلفان آئینہ تصوف، فصول مسعودیہ اور اصول المقصود سے سنئے وہ لکھتے ہیں کہ حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار سے بواسطہ اور بلاواسطہ تمام اکابرین سلاسل یعنی قادریہ چشتیہ نقشبندیہ، سہروردیہ، مجددیہ، قلندریہ سے تعلق رکھنے والے وابستہ اور فیضیاب ہوئے اسی وجہ سے کہ سلسلۂ مداریہ میں اجرائے نسبت زیارت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی پر موقوف ہے اور زیارت کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی صورت عالم رویا میں حضرت سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا یہ مرتبہ مبتدیوں کو حاصل ہوتا ہے۔ دوم مثال عالم میں حضرت سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جمال مبارک سے استفادہ حاصل کرنا یہ منصب متوسطین کے لئے مخصوص ہے تیسری صورت کاملین کو میسر ہوتی ہے، کہ بالمشافہ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اسرار باطنیہ اور امور عالم سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ پر پہونچنے والے حضرات درباری کہلاتے

چنانچہ تمام بزرگان سلاسل نے اس قسم کی سعادتوں کو حاصل کرنے کیلئے سلسلہ مداریہ سے اپنے آپ کو منسوب و مربوط فرمایا اور فرماتے ہیں حضرات رہا ہے بزرگ سلسلہ پر تصدق و قربان کی عظمتیں ہر راست تلقہ مصطفے سے جو کو حاصل نسبتیں

آپکی روحانی نسبتیں

آنحضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سلاسل خمسہ کی نسبتوں یعنی جعفریہ۔ طیفوریہ۔ صدیقیہ۔ مہدویہ۔ اویسیہ سے منسلک و مربوط ہیں۔

آپکی نسبت جعفریہ معہ صلبی نسب کے

حضرت سید بدیع الدین قطب المدار بن حضرت سید قدوۃ الدین علی حلبی بن حضرت سید بہاؤ الدین بن حضرت سید ظہیر الدین بن حضرت سید احمد بن حضرت سید محمد اسمٰعیل بن حضرت امام جعفر بن حضرت امام باقر بن الامام زین العابدین بن سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ (تحفۃ الابرار فی مناقب قطب المدار)

آپکی نسبت طیفوریہ

حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار حضرت ابویزید بسطامی طیفور شامی۔ حضرت حبیب عجمی۔ حضرت حسن بصری۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ حضرت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپکی نسبت صدیقیہ

حضرت سید بدیع الدین قطب المدار حضرت بایزید بسطامی طیفور شامی.
حضرت امین الدین شامی. حضرت عبد اللہ علمبردار. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
... حضرت رسول معظم نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپکی نسبت مہدویہ

کا مقصد یہ ہوا کہ روح پاک حضرت امام موعود مہدی آخر الزماں علیہ السلام سے روحانی وابستگی حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار کو حاصل ہے اور قرب قیامت میں وہ سلسلہ باقی رہے گا وہ مہدویہ مداریہ ہی ہوگا

(فصول مسعودیہ. آئینہ تصوف)

آپکی نسبت اویسیہ

حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ذات قلب حضرات سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مستفیض و مستفید ہیں. اَلَستُ ثم اسمی ثم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اجرائے نسبت خمسہ سلسلہ مداریہ

سرکار سرکاراں حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ سے پانچ سلاسل خمسہ کی نسبتیں ہیں. یعنی جعفریہ مداریہ طیفوریہ مداریہ صدیقیہ مداریہ. اویسیہ مداریہ. مہدویہ مداریہ تمام سلاسل [illegible] یہ جاری و ساری ہیں

(بحوالہ [illegible])

[illegible] ربیت کے ۲۵ آلبشار

فہرست تمام سلاسل عالیہ سیر ب [illegible] یہاں پر صرف خمسہ نو بزرگوں کا ذکر

حضرت سید بدیع الدین قطب المدار حضرت بایزید بسطامی طیفور شامی،
حضرت امین الدین شامی، حضرت عبد اللہ علمبردار، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ حضرت رسول معظم نبی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپکی نسبت مہدویہ

کا مقصد یہ ہوا کہ روحِ پاک حضرت امام موعود مہدی آخر الزماں علیہ السلام
سے روحانی وابستگی حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار کو حاصل
ہے اور قرب قیامت میں وہ سلسلہ باقی رہے گا وہ مہدویہ مداریہ ہی ہوگا
(فصول مسعودیہ۔ آئینہ تصوف)

آپکی نسبت اویسیہ

حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ذات قطب حضرات سردار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض و مستفیذ ہیں۔ الفقیر اسمی ثم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم۔ اجرائے نسبت فیض سلسلہ مداریہ
سرکار سرکاراں حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ سے
چودہ سلاسل کی نسبتیں ہیں۔ یعنی جعفریہ مداریہ، طیفوریہ مداریہ، صدیقیہ
مداریہ، اویسیہ مداریہ، مہدویہ مداریہ تمام سلاسل [illegible] یہ جاری و ساری ہیں
(حوالہ فصول مسعودیہ [illegible])

[illegible] ربیت کے وہ ۹ آلبشار

نوٹ: تمام سلاسل عالیہ سیر سب [illegible] یہاں پر صرف چند بزرگوں کا ذکر

کرنا مقصد ... ہے

ہر سہ خواجگان

(۱) حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون (۲) حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور (۳) حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور یہ تینوں صاحبزادے حضرت سید محمود الدین برادر حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کی اولاد سے ہیں جن کا ذکر کتب صادقہ میں موجود ہے یہ تینوں بھائی حضرت قطب المدار کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے اور خلف و خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہوئے۔

خلیفہ و جانشین حضرت قطب المدار

● حضرت سید ابو محمد ارغون۔ آپ اپنے بھائیوں میں بڑے ہیں علم ظاہر و باطن میں آپ یکتائے زمانہ تھے حضرت قطب المدار کے محبوب تھے جس وقت ذکر فرماتے تھے آپ ... ... تی تھی اس وجہ سے حضرت قطب المدار نے ارغون کے لقب سے ملقب فرمایا ارغون مخفف ... ... کا ہے جو ایک نفیس باجہ ہوتا ہے۔ آپ جس وقت قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے تو حالت وجد آجاتے اور بیہوش ہو کر گر جاتے۔ ایک روز شاہ عطا اصفہانی اسی حالت میں آپ کے پاس چلے آئے ... ... جس وقت یہ آئے ہیں حضرت ان نظران پہ پڑی ... ... اسف ہوئے اور مستی طاری ... ... ارغون ... ... کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کیوں سا حالت ہے، انھوں نے سر پاؤں پر رکھ دیا حضرت ممدوح نے سینہ سے لگا لیا۔ وہ تو ش

جمعہ درگون ہوگیا۔ غرض یہ ہے۔ سید ابو محمد ارغونؒ سے تصرفات بکثرت سرزد ہوتے تھے اہل حوائج آکر آپ سے مستفید ہوتے تھے۔ سلسلۂ خاندان آپ سے جاری ہوا [illegible] آپ نے وفات فرمائی۔ مزار مکنپور شریف میں خانقاہ عالیہ مداریہ کے اندر ہے۔

• خلف وجانشین حضرت قطب المدار خواجہ سید ابو تراب منصور علیہ الرحمۃ اپنے بڑے بھائی کی طرح عالم وفاضل جامع علوم صوری ومعنوی تھے۔ بوجہ وفور علم کے آپ کا لقب عارف کہتے تھے۔ اور آپ سے بکثرت خوارق عادات سرزد ہوئے اور کیوں نہ ہوتے جبکہ ایسے جلیل القدر بزرگ حضرت قطب المدار سے اکتساب فیض کیا ہو۔ ایک تاجروں کا قافلہ جارہا تھا۔ ایک شخص نے جب وہ لوگ مقیم ہوئے کھانے میں زہر ملا دیا۔ ان میں سے ایک شخص باہر گیا ہوا تھا اس نے جو آکر دیکھا سب نیم جان پڑے ہوئے ہیں تو آہ وواویلا شروع کیا۔ حضرت ابو تراب منصورؒ کا اس طرف گذر ہوا۔ آپ نے حال معلوم کیا۔ اس نے آپ سے عرض کیا ان لوگوں کے لئے دعا فرمائیں حضرت کو رحم آیا اور آپ نے جناب باری تعالےٰ میں نہایت عاجزی سے دعا کی۔ خدا کی شان ان سب پر سے زہر کا اثر جاتا رہا اسکے بعد وہ لوگ داد فریاد مچانے لگے کہ ہمارا مال جاتا رہا۔ آپنے فرمایا گھبراؤ مت اپنے اپنے اسباب دیکھو عجب مال دستیاب ہوگیا اور وہ لوگ خوشی خوشی اپنے شہروں کو واپس آگئے۔ آپ کی وفات ۸۹۵ھ میں ہوئی مزار مبارک خانقاہ کے اندر ہے۔ سلسلۂ خاندان آپ سے جاری ہے

خلف دوم نشین حضرت بدیع الدین قطب المدار حضرت سید ابو الحسن طیفور واقف علم شریعت ماہر طریقت۔ آپ تیسرے بھائی ہر سہ خواجگان ہیں۔ نام ابو الحسن طیفور لقب بارگاہ دار العالمین سے یہ لقب آپ کو ملا۔ طیفور ایک کبوتر کو کہتے ہیں جسکی پرواز بہت ہی بلند ہوتی ہے چونکہ منازل سلوک آپ جلد جلد طے فرماتے تھے۔ اس وجہ سے سرکار قطب المدار آپ کو طیفور فرمایا کرتے تھے۔ تقویٰ و طہارت و قناعت میں آپ بے مثل تھے۔ ریاضت و مجاہدہ آپ نے بکثرت کئے تھے۔ ایک زمانہ میں آپ کی موجودگی میں قحط پڑا۔ بہتیرے لوگوں نے دعائیں مانگیں لیکن قبول نہ ہوئیں۔ آخر آپ کی طرف رجوع کیا۔ آپ نے جامع مسجد میں کھڑے ہو کر دعا کی آپ کا دعا کرنا تھا کہ چاروں طرف سے ابر محیط اٹھا اور اس کثرت سے بارش ہوئی کہ خشک سالی دفع ہو گئی۔ سلسلۂ خاندان آپ سے جاری ہے۔ آپ کی وفات ۹۸۸ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک مکن پور شریف خانقاہ مقدس کے متصل آپ کے بھائی حضرت منصور کے برابر ہے۔

حضرت سید جمال الدین جانِ من جنتی

خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ آپ خواہر زادے حقیقی حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رض کے ہیں۔ آپ کی بی بی نصیبہ کے بطن سے دو صاحبزادے حضرت قطب المدار سید بدیع الدین رض کی دعا سے پیدا ہوئے حضرت سید جمال الدین جانِ من جنتی اور دوسرے حضرت سید احمد بادپا ابن سید

مخدوم بادیۂ پا کا مزار کلوان قصبہ گھوسی کے متصل ضلع اعظم گڈھ میں مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ یہ دونوں بھائی اور دو بھتیجے میر شمس الدین حسن عرب، میر رکن الدین حسن عرب کو تو حضور غوث الاعظم نے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کے سپرد کیا۔ یہ چاروں صاحبزادگان ہندوستان حضرت قطب المدار کے ہمسلہ آئے اور خلافت مداریہ سے سرفراز ہوئے۔ سلسلۂ دیوانگان حضرت سید جمال الدین جنتی سے جاری ہوا اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں ہزارہا لاکھا بندگان خدا داخل اسلام کیا۔ آپ کے سلسلۂ دیوانگان مداریہ میں بڑے جلیل القدر بزرگ حضرات گزرے جیسے بابا مان دریائی بڑودہ، حضرت حاجی علی، حضرت حاجی ملنگ ممبئی، حضرت قطب غوری میسور وغیرہ آپ کے خلیفہ بادشاہ کی تعداد لکھنے بیٹھے ایک الگ کتاب ہونا چاہئے۔ آپکی عمر بھی بہت زیادہ ہوئی۔ شیر شاہ سوری کے زمانے تک آپ موجود تھے۔ آپ نے شادی نہیں فرمائی۔ ایک بار سرکار قطب المدار نے اپنا دست مبارک آپ کے سر پر رکھدیا۔ اسوقت سے آپنے سر کے بال نہیں بنوائے۔ محض اس خیال سے کہ اگر بنوائے تو زمین پر گریں گے۔ اور بے ادبی ہوگی۔ آپ شیر پر سواری فرماتے تھے ہاتھ میں سانپ کا کوڑا رکھتے تھے۔ اس واقعہ کو حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے بوستاں میں تحریر فرمایا ہے۔ آپ کے مناقب ایک نظم مع اس عبارت کے حضرت مولانا قتیل داناپوری بہاری نے تحریر فرمائی ہے۔

صاحب عالم شیخ الاسلام جناب حضرت سید جمال الدین جانِ من جنتی۔

معروف بجبرئیل حضرت سید عوض حسنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ اجل قطب الاقطاب جناب خواجہ سید بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ پروردگار و خواہر زادہ حقیقی محبوب سبحانی غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ مزار مقام جبی نگر ضلع پٹنہ زیارت گاہ خلائق است میلاد

ای جناب حسنی معروف آں قطب المدار … کن سلام ما قبول ای دافع صد اضطراب

چوں نباشد رتبۂ عرفان تو برتر ز فہم … وائے بر صد شاہ دین و فخر بو تراب

در رگ شیر نیستاں مقر است مار سیاہ … غنچہ سعدی نویسد ایں حکایت در کتاب

غیرت چرخ چہارم روضۂ پر نور تو … باغ مرقد تو نیر حسن المآب

پستیٔ اوج غبار بارگاہ تست ایں … سا عبیر عارض آمد بہر و مہر و ماہتاب

ہر کہ آمد عاجز و درماندہ از جور فلک … ب نگاہ فیض یاشت کرد او را کامیاب

از قدوم پاک تو نازد زمیں بر ذات خود … در تمنایت فلک ہم گوید ای کیست تراب

کے رسا باشد نگاہم ہم تا رخ پر نور تو … ای گر من یک شرہ تو برتر از صد آفتاب

کے رسد کالک بیایم تا فروغ روئے تو … در تمنایت بہ سے غرق فناشل حباب

کاغ ہر دو چشم ہمنادر بحر حسن پاک تو … در تمنایت بہ سے غرق فناشل حباب

ہست ایں خوبی تقدیر با اہل بہار ---- … گشت بہر استراحت خاک مرا انتخاب

چوں نباشد مرا یک شعبہ باغ بہشت … حسنی بہر تو از قطب المدار آمد خطاب

از قتیل و ہم زامی ای ہم از شرف

صد سلام با ادب بر روح پاک آنجناب

علاوہ ازیں مسلم الثبوت کتابوں میں آپ کا ذکر موجود ہے (الکوکب الدراری) مناقب الاولیاء۔ ثمرۃ القدس۔ مدار اعظم وغیرہ۔

حضرت سید محمود الدین گرگ دانشمند تیغ برہنہ کنتوری

خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رض

آپ ماہر علم شریعت و طریقت تھے۔ سلسلۂ طالبان مداریہ آپ سے جاری ہے بڑے بڑے جلیل القدر بزرگ آپ کی تعلیم و تربیت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت شاہ میٹھے مدار۔ حضرت احمد علی شاہ مہونہ۔ حضرت حاجی احمد علی شاہ نہوتا۔ یہ بزرگ حضرات سرزمین اودھ میں آرام فرما ہیں۔ آج بھی احمد علی شاہ سے ہزارہا مخلوق خدا حاضر ہو کر فیضیاب ہوتی ہے۔ حضرت قطب المدار جونپور سے کنتور شریف لائے مسجد میں قیام فرمایا۔ نماز فجر کا وقت ہوا۔ قاضی صاحب نے آگے امامت کی سرکار مدار جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔ قاضی صاحب نے نماز سے فارغ ہو کر سرکار قطب المدار سے بحث شروع کر دی اور فرمایا کہ جماعت سے علیحدگی کی وجہ کیوں ہوئی سرکار قطب المدار نے فرمایا اے قاضی ہماری نماز خدا کے سامنے ہوتی ہے تم جب تک خدا کے سامنے تھے میں تمہارے پیچھے تھا۔ جب تم گھوڑی اور بچھڑی ڈھونڈھنے لگے میں تم سے علیحدہ ہو گیا۔ قاضی صاحب شرمندہ ہوئے اور بیعت حاصل کی۔ بات یوں تھی۔ قاضی صاحب کے پاس ایک

گھوڑی اور بچھڑی تھی جو دالان کے کسی حصہ میں کھل گئی تھی۔ قاضی صاحب
مسجد آنے لگے تو دروازہ پر گھوڑی بچھڑی کو نہیں دیکھا یہ فکر آپ پر غالب
تھی۔ دوسری رکعت نماز میں یہ خیال آگیا کہ نماز ہو جائے تو تلاش کروں اسلئے
حضرت شاہ مدار صاحب ان کی اقتدا سے علیحدہ ہو گئے اور اپنی نماز الگ ادا
فرمائی۔ قاضی صاحب کے کوئی اولاد نہ تھی۔ تو قاضی صاحب نے حضرت قطب
المدار سے عرض کیا حضور میرے کوئی اولاد نہیں ہے۔ حضرت قطب المدارؓ کی
دعا سے قاضی صاحب کے حضرت ابو الحسن میٹھےؒ مدار پیدا ہوئے۔ آپ ہی کی
اولاد میں سے حضرت حاجی احمد علی صاحب انہوں نے حضرت احمد علی شاہ ہوئے
ہیں قاضی صاحب کو جب خلافت عطا ہوئی تو قاضی صاحب نے شجرہ
طلب فرمایا۔ سرکار سیدی قطب المدار نے فرمایا اکتب اسمک ثم اسمی ثم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا نام لکھ پھر میرا نام پھر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کا۔ قاضی صاحب کی وفات سنہ ۹۶ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک کنتور
شریف ضلع بارہ بنکی میں ہے۔

حضرت قاضی مطہر قلعہ شیر ماوراء النہری خلیفہ حضرت قطب المدارؓ

آپ علم شریعت کے متبحر عالم اور وحید عصر محقق تھے۔ صاحب سیر الفقراء
صفحہ پر فرماتے ہیں۔ قاضی صاحب بہت سی کتب مع اپنے شاگردوں کے

مباحثہ کرنے کو مکنپور شریف حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور آپ علماء حسبی
اور درجہ قطب المدار پر فائز ہیں۔ ان عنایات اور عبادت کے باوجود آپ نے
شادی نہیں کی اور کھانا نہیں کھاتے۔ لباس بھی نہیں بدلتے اسکی کیا
وجہ ہے۔ سرکار قطب المدار نے فرمایا الدنیا یومٌ ولنا فیھا صومٌ یہ دنیا
ایک دن ہے اور میں نے اس دن کا روزہ رکھ لیا ہے اب اگر درست ہے تو نکاح
کرادو اور کھانا کھلادو۔ رہا سوال لباس بدلنے کا یہ اللہ کی قدرت ہے بگلا ہے
جو کبھی میلا نہیں ہوتا۔ قاضی صاحب نے معافی چاہی اور بیعت ہو کر خلیفہ
جلیل القدر ہوئے اور سلسلۂ عاشقان آپ سے جاری ہوا جس سے
متعدد سلسلہ جاری ہوئے۔ عاشقان امام نوروزی۔ عاشقان سوختہ شاہی
عاشقان کمر بستہ۔ عاشقان لعل شہبازی۔ عاشقان بابا گوپالی۔ کپھا
شاہی۔ عاشقان لعل شہبازی۔ عاشقان قادری عاشقان کریم
شاہی۔ سلسلہ امام نوروزی۔ حضرت امام نوروز خلیفہ حضرت عبد الغفور
بابا کپور گوالیاری کے وہ حضرت شاہ راجے کے وہ حضرت حمید الدین کے وہ حضرت
قاضی مطہر قلہ شیر کے وہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کے۔

دوسرے گروہ عاشقان سوختہ شاہی کے سید خاکسار خاگینہ کہ خلیفہ
بابا کپور کے تھے۔ ہر وقت اشتہا کے سوختہ کھایا کرتے تھے۔ ملک دکن میں انکے

اوصاف حمیدہ مشہور ہیں۔ جائے خلافت اس گروہ کا شرف آباد ضلع فرخ آباد ہے۔ جناب بسبب حسن اعتقاد رئیس بھوپال کے ایام برشکال خلیفہ صاحب قصبہ جین پور باڑی تک بسر فرماتے ہیں۔ باقی آٹھ ماہ اطراف ہند میں دورہ فرماتے ہیں اور مقدمات اہل اسلام و مریدین آپ کے روبرو پیش ہوتے ہیں اور ان پر احکامات موافق حکم کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نافذ فرما کر سزا جزا دی جاتی ہے اور ہزارہا انسان مشرف بمریدی ہوتے ہیں۔ یہ خلیفہ صاحب ستار پیر اور بادشاہ فقراء کہلاتے ہیں۔ ان کی مگس رانی مورچھل سے ہوتی ہے۔ بخلاف دیگر فقیر ہند کے۔ ان صاحبان میں قادر علی شاہ ستار کہ اس فقیر کو بھی ان کی خدمت میں نیاز حاصل تھا معصوم فرشتہ خصلت اور غوث وقت تھے۔ تعلیم ان کے یہاں بھی اس طرح ہے۔ ذکر خفی یعنی ذاکر کو چاہئے کہ اول دوزانو بیٹھے اور جانب کتف راست کے لاوے۔ اور بغیر حرکت زبان کے لفظ اللہ کو خفی اوپر دل کے ضرب کرے اور پھر اللہ اللہ کہہ کر جلدی جلدی ایک ہزار مرتبہ ضرب کرے۔ ہزار بار اسی طرح کرے ناغہ نہ کرے انشاء اللہ تعالےٰ آئینہ دل مصفا ہوگا المومن مرآۃ المومن منہ دکھائی دیگا جب تک اپنے میں خود نمائی ہے۔ ہمیشہ اپنے سے جدائی ہے اور اس میں قید وضو کی نہیں ہے اگر کرے تو بہتر ہے۔ مگر حالت غسل میں نہ چاہئے۔

وفات حضرت کی   میں ہوئی۔ مزار مبارک باڑی میں ہے الخ

بعد سجادہ نشین میاں صادق علی شاہ سلہ ہوئے۔ یہ صاحب شیردل اور جفا کش شب خیز آدمی ہیں۔ عالم سیاحی میں میں اور وہ باہم رہا۔

آٹھویں عاشقان کمال قادری سے جاری ہے

حضرت مولانا شیخ کمال الدین قادری قرشی سے جاری ہوا کہ کمالات ظاہری و باطنی رکھتے تھے اور سیر الفقراء آپ کی تصنیفات سے ہیں۔ اس گروہ کے فقیر خوب عبادت کرتے ہیں۔ میاں تیمور شاہ سجادہ نشین میاں جعفر شاہ کو میں نے بھی دیکھا ہے۔ اچھے فقیر ہیں اور ان کے پیر بھائی میاں حیم شاہ اور ان کے مرید جہانگیر مرزا تیموری بھی کامل فقیر تھے۔

حضرت عبدالغفور بابا کپور سلسلہ مداریہ کے معروف بزرگ ہیں۔ آپ نابس کے باشندے تھے۔ بعد میں آپ گوالیار آکر قیام پذیر ہوگئے۔

صاحب اخبار الاخیار مولانا عبدالحق محدث دہلوی نے ص۲۰۲ پر آپکے حالات تحریر فرمائے ہیں۔ باقی حالات تذکرۃ الفقراء سے لکھے گئے ہیں۔

تذکرۃ الفقراء کے صفحہ ۱۲۹ تک مولفہ احمد اختر نبیرۂ اکبر سراج الدین ابو ظفر عرف قاضی مظہر قلعہ ٹیر کی وفات ۲۲ شعبہ مر۔ ہوئی مزار فائض الذوا آپکا مالا سریف شیخ کاپور یں مرجع خلائق ہے

حضرت حسام الدین جونپوری خلیفہ حضرت قطب المدارؒ

آپ واقف رموز شریعت و طریقت تھے بڑے بڑے اکابرین بزرگوں نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔ نیز یہ خوش نصیبی تمام خلفاء باوقار میں آپ کو حاصل ہوئی سرکار قطب المدار نے اس وقت فرمایا میری نماز جنازہ حسام الدین سلامتی پڑھائینگے۔ یہ اسوقت موجود نہ تھے جونپور میں تھے یکایک ان کو حضرت کے وصال کا حال معلوم ہوا۔ اور آپ وہاں سے چل دیئے۔ حضرت قطب المدارؒ نے حجرہ کا دروازہ بند کر لیا تھا۔ مولانا حسام الدین جسوقت داخل مکن پور شریف ہوئے دیکھا کہ حجرے کا دروازہ بند ہے۔ جب دروازے کے قریب ہوئے تو دروازہ کھل گیا تو دیکھا کہ حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار صاحب غسل اور کفن سے آراستہ ہیں۔ معلوم ہوا یہ خدمت مردان غیب کی طرف سے ہے لہٰذا تمام حضرات جنازہ کو اٹھالائے باہر لاکر نماز جنازہ حضرت مولانا حسام الدین نے پڑھائی وہ جسد اطہر جو تمام عمر اسلام کی خدمت میں ہر پہلو سے کوشاں رہا جس کے جسم پر کبھی مکھی نہ بیٹھی تھی جس کے جسم مبارک کا کپڑا نہ پرانا ہوا نہ میلا نہ پھٹا۔ جو نور کا پتلا تھا۔ ۸۳۸ھ میں یہ نور کا پتلا دفن کر دیا گیا

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت حسام الدین سلامتی کی وفات ۸۴۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک جونپور فلاں مرجع خلائق بنا ہوا ہے

سلسلہ مخدومیہ مداریہ

حضرت جلال الدین مخدوم جہانیاں خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار حضرت سید جلال الدین سے جاری ہوا۔ آپ علم تصوف کے حامل واصل علی اللہ تھے۔ متعدد سلاسل مقدسہ کے بزرگوں نے آپ کی وساطت سے فیض مدار العالمین حاصل فرمایا۔ حضرت مخدوم اشرف سمنانی الکچھوچھوی حضرت شاہ مینا لکھنوی وغیرہ۔ آپ کی وفات ۷۸۵ھ میں ہوئی مزار مبارک ملتان یا قنوج میں ہے۔

سلسلۂ اجملیہ مداریہ

حضرت سید اجمل خلیفہ حضرت قطب المدار سید بدیع الدین حضرت سید اجمل بہرائچی سے جاری ہے۔ اور بیشتر سلاسل مطہرہ قادریہ۔ چشتیہ نقشبندیہ قلندریہ، مجددیہ کے اکابرین بزرگ حضرات نے اکتساب فیوض وبرکات روحانی حضرت سید بدیع الدین قطب المدار حضرت سید اجمل بہرائچی کے ذریعہ حاصل فرمایا۔

حضرت سید شاہ اجمل بہرائچی باکمال بزرگ تھے ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی ابراہیم شرقی والی جونپور کے عہد میں قاضی القضاۃ اور صدر الصدور ریاست تھے یکبار دونوں سلطان کے دربار میں حضرت اجمل بھی موجود تھے لیکن جہاں زیور علم وفضل سے عاری ہونے کی وجہ سے اُمی محض تھے مگر دونوں بزرگوں میں

کچھ گفتگو و بحث ہو گئی کہ سید کو فضیلت ہے یا عالم کو۔ ملک العلماء پہلے اسکے قائل ہوئے کہ تقدیم و فضیلت عالم کو ہے۔ اس لئے کہ عالم ہونا ایک امر یقینی ہے اور سید کی سیادت محل کلام میں ہے۔ اور مشکوک ہے۔ لہذا عالم کا یقینی شرف سید کے مشکوک شرف سے افضل ہوگا۔ لیکن دلیل ایسی کمزور دی تھی کہ انھیں خود اس پر اعتماد نہ ہوا اور اپنے پہلے قول سے رجوع کیا۔ اور اور اس بات کے قائل ہوئے کہ دونوں کا درجہ مساوی ہے۔ چنانچہ ملک العلماء کے استاد قاضی عبد المقتدر صاحب کو اپنے شاگرد سید اجمل پر یہ جسارت اسقدر ناگوار ہوئی اور ملک العلماء کی طرف سے ان کا مزاج بدل گیا۔

ملک العلماء نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ فرما رہے ہیں کہ سید اجمل سے معافی مانگو اور ان کو راضی کرو۔ ملک العلماء بہت نادم ہوئے اور حضرت سید اجمل کی خدمت میں حاضر ہوکر توبہ کی اور معذرت چاہی پھر ایک رسالہ مناقب السادات نام کا ایسا لاجواب لکھا کہ جس میں اہلبیت کی محبت کا حق ادا کر دیا۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اس رسالہ کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔

قاضی شہاب الدین رسالہ دارد مسمیٰ بہ مناقب السادات در بیان داد عقیدت و محبت حبیب نبوت سلام اللہ علیہم اجمعین دادہ و ہر دو سیادت موجب نجات او در آخرت خواہد بود۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اخبار الاخیار

ملک العلماء بھی بیعت و خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کے ہیں۔

چنانچہ سلسلۂ اجملیہ مداریہ سے بلگرام مارہرہ کالپی کے اکابرین بزرگ حضرات اکتساب فیض نسبت سلاسل خمسہ کرتے رہے حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہرویؒ۔ حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپویؒ سے اور وہ اپنے والد حضرت سید میر احمد کالپویؒ سے اور وہ اپنے والد سید محمد کالپویؒ سے اور وہ اپنے حضرت جمال الاولیاء کوڑا جہان آبادی سے مستفیض و مستفید ہیں حضرت جمال الاولیاء نسبت اجملیہ مداریہ سے منسلک و مربوط ہیں اور مزید مکن پور شریف حاضر ہو کر خالص نسبت طیفوریہ مداریہ سے استفادہ حاصل فرماتے ہیں۔ (تذکرۃ العابدین الموید بماء)

نوٹ۔ اس وقت کے صاحب سجادہ سید العرفاء حضرت سید بایزید طیفوری مداری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

مارہرہ شریف میں گلشن قادریہ پر آفتاب مداریت کی کرن

شجرۂ سلسلۂ عالیہ طیبہ مقدسہ والبہائی النور بحیث

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم اجمعین۔ اما بعد فیقول الفقراء ابوالحسن عفی عنہ اجازنی ب لسلسلۃ البدیعیۃ المداریۃ جدی و مرشدی استاذ رسول الاحمدی۔ قدس روحہ وعن الحضرت انہم ما سمعہ

السید حمزہ عن ابیہ السید آل محمد عن صاحب البرکات مارہروی عن السید فضل اللہ الکالپوی عن ابیہ السید احمد عن جدہ السید محمد صاحب عن جمال الاولیاء عن الشیخ قیام الدین عن الشیخ قطب الدین ثم السید عبدالرزاق عن السید جمال عن السید عبدالقادر عن السید مبارک عن العارف الاجل الکامل الاکمل مولانا بدیع الحق والدین المدار المکنپوری علیہ الرحمۃ عن الشیخ عبداللہ شامی عن الشیخ عبدالاول عن الشیخ امین الدین عن امیر الدین عن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن السید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کچھوچھہ شریف میں چمن مداریت پر آفتاب مداریت کی کرن

سید عبدالحئی اشرف و وحید الدین اشرف و تقی الدین اشرف و یحییٰ اشرف ثمت اللہ اشرف و جمال شاہ اشرف شاہ محامد و عبد الغنی. جعفر عزت شاہ محمود شاہ ملا حسن اشرف عبدالرزاق و سید اشرف جہانگیر کچھوچھوی سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضرت سرکار قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ آخر میں یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ قطب المدار سے قطب مخدوم اشرف سمنانی بلا واسطہ مستفید و مستفیض ہوا جو سلسلہ مداریہ ہے (حوالہ لطائف اشرفی) آپ کا یہ مجموعہ لطائف اشرفی وغیرہ میں دیکھا جا سکتا ہے

گلستانِ چشتیہ پر آفتابِ ہدایت کی ضوفشانیاں

حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ وایشاں حضرت میاں جی شاہ نور محمد جھنجھانوی وایشاں از شیخ المشائخ حضرت شاہ عبدالرحیم وایشاں از شاہ عبدالباری امروہوی وایشاں از شاہ محمد مکی وایشاں از شاہ محمدی وایشاں شیخ محب اللہ الہ آبادی وایشاں از شیخ ابو سعید گنگوہی وایشاں از حضرت شیخ نظام الدین بلخی وایشاں از شیخ جلال الدین تھانیسری وایشاں از شیخ عبدالقدوس گنگوہی وایشاں از حضرت اودویش محمد بن قاسم اودھی وایشاں از حضرت بڈھن بہرائچی وحضرت اجمل بہرائچی وحضرت سید بدیع الدین قطب المدار مکنپوری (بحوالہ کلیات امدادیہ)

چمنستانِ نقشبندیہ پر آفتابِ ہدایت کی کرم فرمائیاں

شاہ محمد شیر میاں پیلی بھیتی وحضرت احمد علی شاہ وایشاں حضرت درگاہی شاہ صاحب رامپوری وایشان شاہ حافظ جمال اللہ صاحب رامپوری وایشاں حضرت قطب الدین صاحبؒ مدفون مدینہ شریف وایشاں حضرت خواجہ زبیرؒ وایشاں محمد نقشبند وایشاں حضرت معصوم وایشاں حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی وایشاں شیخ عبدالاحد وایشاں حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی وایشاں حضرت عبدالقدوس گنگوہی وایشاں حضرت شیخ درویش بن قاسم اودھی وایشاں شیخ بڈھن بہرائچی وایشاں حضرت شیخ سید اجمل بہرائچی وایشاں حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار مکنپوری رحمہم اللہ علیہم اجمعین (بحوالہ جواہر [illegible] ۳۱)

صفی پور پر آفتاب مداریت کی تابانی

بحوالہ تذکرۃ المتقین حصہ دوم ص ۱۷۳

حضرت مخدوم الانام شاہ امیر اللہ صفوی و شاہ حفیظ اللہ و حضرت شاہ محمدی عرف غلام پیر وایشاں را شاہ انعام اللہ وایشاں شاہ عبداللہ وایشاں را از شاہ یوسف و ایشاں را شاہ زاہد ایشاں راہ شاہ عبدالرحمان وایشان را از شاہ اکرم وایشاں را از شاہ بندگی مبارک را شاہ صفی وایشاں را از شیخ سعد وایشاں را شیخ سید بڈھن بہرائچی وایشاں را حضرت سید اجمل بہرائچی ایشاں را حضرت سرکار قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکنپوری رحمہم اللہ علیہم اجمعین

شجرہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شیخ ابو طاہر مدنی شیخ ابراہیم رح شیخ احمد شاغی شیخ احمد نشاری، شیخ سید صبغۃ اللہ شیخ وجیہ الدین رح گجراتی شیخ محمد گوالیری شیخ حضور شیخ ہدایت اللہ سرمد شیخ محمد قاضی شیخ حسام الدین سلامتی رح شیخ الوقت بدیع الدین مدار رح شیخ بایزید بسطامی رح شیخ خواجہ حبیب عجمی رح شیخ خواجہ حسن بصری شیخ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم از کتاب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مصنف مولانا عبدالقیوم صاحب مظاہری بحوالہ مقالات طریقت ص ۱۵۱

غلط فہمی کا ازالہ سید الاقطاب

عام طریقہ ہے جو سلسلے مشہور ہیں یہ اصل میں مشارب اولیاء اللہ ہیں ہر بزرگ کا ایک مشرب ہے کوئی قادری کوئی چشتی نقشبندی اور سہروردی مشرب کا کوئی رفاعی جلالی رفاعی جلالی شطاری وارثی نظامی۔ بعض پڑھے لکھے حضرات چار سلسلہ بتلاتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ سلسلے بہت زیادہ ہیں۔ اصل سلسلہ تو ایک ہی ہے۔ چار سلسلہ جو بتائے جاتے ہیں قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ چاروں سلسلے ایک ہی دن اور ایک ہی تاریخ سے شروع ہوئے یا ان میں کوئی آگے پیچھے پہلے اور بعد میں ہے جب آپ اسپر غور کریں اور کتابیں پڑھیں اور تاریخیں دیکھیں تو ہر ایک سلسلہ میں بہت فاصلہ ہے سب ایک ساتھ نہیں چلے

- حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۴۷۱ھ میں پیدا ہوئے
- حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رح ۵۳۱ھ میں پیدا ہوئے
- حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رح ۷۱۸ھ میں پیدا ہوئے
- حضرت شہاب الدین [illegible]ھ میں پیدا ہوئے

کوئی سلسلہ چھٹی ہجری سے شروع ہوا کوئی آٹھویں سے تو کوئی پانچویں سے تو اب یہ بتایئے کہ اس میں سب کم پانچویں صدی ہے

اتنے زمانہ تک تقریباً پانچ سو سال دنیائے اسلام کے کروڑ ہا مسلمان مرد و عورت سب بے سلسلہ ہے؟ ان سلسلوں سے پہلے کا سلسلہ بتاؤ، پانچ سو سال کیوں چھوڑ دیتے ہو۔

چار سلسلہ نہیں بلکہ چار پیر ہیں۔ چار پیر اور سات گروہ اور چودہ خانوادے مشہور صوفیا فرماتے ہیں کہ حضرت مولا علی مشکل کشا نے ستر حضرات کو خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ ان حضرات میں چار پیر مقرر فرمائے۔

پہلے پیر حضرت سیدنا امام حسن رضؓ۔ دوسرے پیر حضرت سیدنا امام حسین رضؓ تیسرے پیر حضرت خواجہ کمیل ابن زیاد تھے۔ چوتھے پیر حضرت حسن بصریؒ۔ سات گروہ۔ حضرت مولا علی شیر خدا سے جاری ہوئے

۱. گروہ کمیلیہ۔ حضرت خواجہ کمیل بن زیادؒ سے

۲. گروہ بصریہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے

۳. گروہ اویسیہ حضرت خواجہ اویس قرنیؒ سے

۴. گروہ قلندریہ حضرت خواجہ بدرالدین قلندرؒ سے

۵. گروہ سلیمانیہ حضرت سلمان فارسیؓ سے

۶. گروہ نقشبندیہ حضرت قاسم محمد بن ابی بکر صدیق

۷. گروہ سریہ حضرت خواجہ سری سقطی سے

یہ چودہ خانوادے یہ ہیں

۱. خانوادہ زیدیہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید سے جاری ہوا.

وفات ۲۷ صفر ۱۷۷ھ

۲. خانوادہ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض سے جاری ہوا. وفات ۱۸۱ھ

۳. ادھمیہ حضرت ابراہیم بن ادھم سے جاری ہوا.

وفات ۲۶ جمادی الاول ۲۶۱ھ میں ہوئی.

۴. ہبیریہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری سے جاری ہوا.

وفات ۷ شوال ۲۵۲ھ

۵. چشتیہ حضرت ابو اسحٰق چشتیؒ سے جاری ہوا. یہ پانچ خانوادے حضرت عبدالواحد بن زیدؒ سے جاری ہوئے. وصال ۱۴ ربیع الثانی ۲۳۹ھ

پہلا خانوادہ حبیبیہ حضرت خواجہ حبیب عجمی سے جاری ہوا.

وفات ۲ ربیع الاول ۱۵۶ھ

دوسرا خانوادہ طیفوریہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے جاری ہوا

وفات شعبان ۲۶۱ھ

تیسرا خانوادہ کرخیہ حضرت معروف کرخی سے جاری ہوا

وفات ۲ محرم ۲۱۱ھ ہے

چوتھا خانوادہ سقطیہ. حضرت خواجہ سری سقطی سے جاری ہوا وفات ۲۵۳ھ ہے

پانچواں خانوادہ جنیدیہ — حضرت جنید بغدادی سے جاری ہوا۔ وفات ۲۷ رجب ۳۰۲ھ ہے

چھٹا خانوادہ گازرنیہ — حضرت خواجہ اسحٰق گازرونی سے جاری ہوا۔ وفات سنہ [illegible]ھ ہے۔

ساتواں خانوادہ طوسیہ — حضرت خواجہ ابوالفرح طوسی سے جاری ہوا۔ وفات سنہ [illegible]ھ ہے

آٹھواں خانوادہ فردوسیہ — حضرت شیخ نجیب الدین کبرا فردوسی سے جاری ہوا۔ وفات سنہ [illegible]ھ ہے

نواں خانوادہ سہروردیہ — حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے جاری ہوا۔ وفات سنہ ۶۳۲ھ میں ہوئی۔

• حضرت حسن بصری کے خلیفہ خواجہ حبیب عجمی ہیں۔ حبیب عجمی سے نو خانوادے دنیا میں پھیلے ہیں۔ جنکے نام مبارک یہ ہیں۔ حبیبیہ۔ طیفوریہ۔ کرخیہ۔ سقطیہ۔ جنیدیہ۔ گازرنیہ۔ طوسیہ۔ فردوسیہ۔ سہروردیہ۔

گروہ طیفوریہ۔ سرکار زندہ شاہ مدار کا گروہ طبقاتیہ۔ طیفوریہ جاری ساری ہے۔ شیخ العرب و عجم سیدی قطب المدار سے پانچ طریقے جاری ہوئے۔ جعفریہ مداریہ۔ صدیقیہ مداریہ۔ طیفوریہ مداریہ۔ اویسیہ مداریہ۔ مہدیہ مداریہ

آپ حضور پر نور سلطان العارفین۔ حضرت سیدی بایزید و پاک بسطامی قدس سرہ

کے خلیفہ نامور ہیں۔ بایزید پاک کی عرفیت طیفور شامی ہے اسلئے آپ کے خانوادے کو طیفوریہ کہتے ہیں۔ آپ خلیفہ خواجہ حبیب عجمی کے تھے۔ اور وہ خلیفہ خواجہ حسن بصری کے اور مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اور آپ سرور کونین نبی اطہر احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس طرح سے آپ کا زمانہ سرکار کے زمانے سے بہت زیادہ قریب ہے۔ سرکار بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ مداریہ بہت پرانا ہے۔

بڑے بڑے نامور بزرگوں نے آپ سے شرف بیعت فائدہ و استفادہ حاصل فرمایا ہے۔ آپ کا سلسلۂ طیفوریہ مداریہ یا صرف مداریہ۔ طبقاتیہ مداریہ کہا جاتا ہے جو قادریہ۔ چشتیہ۔ نقشبندیہ اور سہروردیہ ان سب سے پہلے عالم ظہور میں آیا اور آج بھی دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔

آپ کا عرس مبارک ۱۷؍ جمادی الاول کو ہوتا ہے۔

پیلی بھیت پر آیات اور شعاع قطب المدار

اس روشن چراغ مداریت سے ہزارہا مخلوق نے اکتساب فیض کیا یہ روشن چراغ سنہ ۱۳۲۳ھ میں سرزمین کمپنور شریف پر روشن ہوا اور ہندوستان کے متعدد اضلاع پر ضیا پاشیاں کرتا رہا۔ آخری قیام گاہ ضلع پیلی بھیت کے موضع بھریہ نزد بنڈری میں کچھ روز ضیا [illegible] کے بعد ۲۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۳ھ م